یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پانچ تاریخکو قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

نمبر ۲ جلد ۱۰

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

حجم ۸۰ صفحے

(فروری سنہ ۱۹۱۵ء)

رسالہ

تشحیذ الاذہان

ربیع الاول ۱۳۳۳ھ

ماہ فروری سنہ ۱۹۱۵ء

ایڈیٹر۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

فہرست مضامین

مسئلہ نبوت احمد علیہ السلام یعنی مسیح موعود

(۱) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں" (مکتوب آخری)

(۲) "میں وہی ہوں جسکا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے" (نزول المسیح صفحہ ۴۸)

(۳) "نبی کا نام پانے کے لئے (صرف) میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

قیمت سالانہ عوام سے ۲؍ طلباء سے عہ غیر ممالک سے ۸؍

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب مصری پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور شائع ہوا

فروری کا رسالہ

مسئلہ نبوت احمدیہ پر مبسوط بحث ملاحظہ ہو۔ میں امید کرتا ہوں یہ مضمون بڑی دلچسپی سے پڑھا جائیگا
ضرورت پڑی تو مزید اعتراضوں کے جواب بھی دئیے جائینگے۔ بجائے ۸۰ صفحے کے ۹۶ صفحے حجم ہے یعنی ڈبل اسکے

۲۔ جو صاحب وی پی واپس کرینگے۔ انکو بھی یہ رسالہ تشحیذ ماہ فروری بھیجدیا جائیگا تاکہ فائیل میں نقص واقع نہ ہو مگر ضروری ہے کہ چندہ کے بارے میں اطلاع دیں کس ماہ میں ادا کرینگے۔

۳۔ احباب کو چاہئے کہ مہربانی فرماکر توسیع اشاعت رسالہ میں جہد بلیغ فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔ موجودہ خریداران تشحیذ کا چندہ اس خرچ کو پورا نہیں کرسکتا بالخصوص اسلئے کہ موجودہ خریدار بھی قیمت نہیں دیتے۔ چنانچہ ابھی ۱۹۱۴ء کا بقایا چار پانسو باقی ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ احباب اس امر کی طرف خاص توجہ دینگے۔ صرف مضامین کی پسندیدگی کے سرٹیفکیٹ کافی نہیں ہیں۔ (۴) یہ رسالہ فروری ۴؍ کے ٹکٹ بھیجکر جو صاحب چاہیں منگوالیں مفت تقسیم کرنیکے لئے ایک روپے کے پانچ۔

القول الفصل

حضرت مصلح موعود خلیفۂ ربانی مظہر قدرت ثانی سیدنا صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے یہ رسالہ لکھا ہے۔ جس میں مسئلہ نبوت کو خوب واضح کیا ہے اور خواجہ صاحب کے متفرق اعتراضوں کے لاجواب جواب دئیے ہیں۔ جو صاحب چاہیں۔ دفتر تحفۃ الاسلام قادیان سے منگالیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ فروری ۱۹۱۵ء

دنیا میں ایک نبی آیا

"یہ مضمون اس عزیز نوجوان کا ہے۔ جس کے جوش اور اخلاص کو میں نے ہمیشہ غبطہ کی نظر سے دیکھا ہے نبوت مسیح موعود پر اس سے بہتر اور مفید اور جامع مضمون کوئی کیا لکھیگا۔ ہر ایک پہلو پر سیر کن بحث کر دی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء احباب کرام سے امید ہے کہ وہ اسے اول سے آخر تک بہ نظر امعان مطالعہ فرمائینگے اور پھر اسکی اشاعت میں مساعی ہونگے۔ چونکہ سب کو حضرت اقدس کے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے اسلئے کوئی احمدی احمدی رہکر اسکے برخلاف زبان اعتراض نہیں کھول سکیگا۔ بلکہ غیر احمدیوں پر اسی کے ذریعے اتمام حجت کریگا۔" (ایڈیٹر)

مسیح موعود نبی اللہ

"دوستو اک نظر خدا کے لئے"

خدا کے لئے اس مضمون کو اوّل تا آخر پڑھو۔ اس میں نبوت مسیح موعود کو مسیح موعود کی ہی تحریر ول

سے پیش کیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پوری طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا۔ اس نے بھی تکبّر سے ایک حصّہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا۔ اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے"

(نزول المسیح صہ ۲۰)

پس ذیل کے ان امور کو غور سے مطالعہ کرو ایسا نہ ہو کہ تم خدا کی جناب میں متکبر گردانے جاؤ۔

۱۔ نبوت کی تعریف عام معنوں کے رُو سے

"نبوت صرف آئندہ کی خبر دینے کو کہتے ہیں۔ جو بذریعہ وحی و الہام ہو" (چشمہ معرفت صہ ۱۸۱)

اور

"نبی ایک لفظ ہے جو عربی و عبرانی میں مشترک ہے یعنی عبرانی میں اسی لفظ کو نابی کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں خدا سے خبر پاکر پیشگوئی کرنا"

(ایک غلطی کا ازالہ)

(نوٹ) مندرجہ بالا تعریف نبوت عام معنوں کے رُو سے ہے۔ لہٰذا اس قسم کی نبوت کو جو محض لغوی معنوں سے ہی متحقق ہو "نبوت جزویہ یا ناقصہ" کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔

۲۔ "نبوت کی تعریف اصطلاح شریعت کے رُو سے"

۱۔ خدا کی اصطلاح۔ "خدا کی یہ اصطلاح ہے کہ کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہوں"

(چشمہ معرفت صہ ۳۲۵)

۲۔ نبیوں کی اصطلاح "جبکہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت و کمیت کے رُو سے کمال درجہ تک پہنچ جاوے۔ اور اس میں کوئی کمی و کثافت باقی نہ رہے۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں "نبوت" کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر سب

نبیوں کا اتفاق ہے" (الوصیۃ صفحہ ۱۲)

۳ - **اسلام کی اصطلاح** - "ایسے شخص کو (جس میں) ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت ہوتی ہے - اور دوسری طرف بنی نوع کی ہمدردی اور اصلاح کا عشق بھی ہو ایسے کو اصطلاح اسلام میں نبی کہتے ہیں - اور خدا کے پاک مکالمات اور مخاطبات سے مشرف ہوتے ہیں اور خارق انکے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں - اور اکثر دعائیں انکی قبول ہوتی ہیں" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۴۱)

۴ - **مجددین کی اصطلاح** - مجدد صاحب سرہندی نے لکھا ہے -

"جس شخص کو بکثرت مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جاوے اور بکثرت امور غیبیہ اسپر ظاہر کئے جاویں وہ نبی کہلاتا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰)

۵ - **زبان کی اصطلاح** - "عربی و عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنے والا ہو - اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہیں ہو سکتے" - مکتوب مندرجہ اخبار عام

۶ - **قرآن کی اصطلاح** - "جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہونگے بالضرورت اسپر مطابق آیت فلا یظہر علی غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئیگا" (ایک غلطی کا ازالہ)

۷ - **مسیح موعود کی اصطلاح** - "ہم خدا کے ان کلمات کو جو نبوت یعنے پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں - نبوت کے اسم سے موسوم کرتے ہیں - اور ایسا شخص جسکو بکثرت ایسی پیشگوئیاں بذریعہ وحی دی جاویں - اسکا نام ہم نبی رکھتے ہیں" -

نوٹ - مندرجہ بالا نبوت کی اصطلاح شریعت کے روسے ہے لہذا ایسی نبوت کو دوسرے لفظوں میں **نبوت کاملہ تامہ** کہتے ہیں -

۳ - نبوت کی تعریف خدا کے حکم سے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں -

"آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اسکی کثرت کا نام بموجب

حکم الہٰی نبوت رکھتا ہوں" (حقیقۃ الوحی ص۶۸)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"نبی اسکو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دے" (چشمہ معرفت ص۱۸۰)

پس معلوم ہُوا

کہ کوئی اور تعریف اسکے برخلاف یا اسکے بالمقابل قابل سماعت نہیں۔ کیونکہ نبی کی یہ تعریف حکم خداوندی سے تقویت پاکر نص صریح کے طور پر ہے لہٰذا النص محکم کو چھوڑ کر متشابہات کی طرف دوڑنا تقوے سے بعید ہے

۴۔ کثرت اظہار امور غیبیہ منجانب اللہ کو نبوۃ نہ سمجھنا نادانی ہے

(از مسیح موعود)

"ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ الٰہیہ کے قائل ہیں۔ لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں۔ نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔ حالانکہ نبوت آئندہ کی خبر دینے کو کہتے ہیں۔ جو بذریعہ وحی والہام ہو" (چشمہ معرفت ص۱۸۱)

۵۔ پہلے انبیاء علیہم السلام کے نبی کہلانے کی وجہ

(از مسیح موعود)

"منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کے رُو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے" (از ایک غلطی کا ازالہ)

اور نیز فرمایا۔

"کیا سورۃ فاتحہ میں وہ نعمت جو خدا تعالےٰ سے مانگی گئی ہے جو نبیوں کو دی گئی تھی وہ درہم و دینار ہیں۔ ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو مکالمہ و مخاطبہ کی نعمت ملی تھی جس کے ذریعہ سے انکی معرفت حق الیقین کے مرتبہ تک پہنچ گئی تھی۔"

(براہین احمدیہ ص۱۳۸)

۶۔ نبی کے لئے شرائط ضروریہ

ایک نبی اور ایک غیر نبی میں امتیاز کرنے کے لئے لازمی ہے کہ چند ایک اور ایسی باتیں ہوں جس سے انسان نبی اور اسکے غیر میں بین فرق کر سکے۔ سو وہ شرائط جس سے متصف ہو کر ایک پاکباز انسان شرعی اصطلاح میں نبی کہلا سکتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں (از مسیح موعود)

(۱) "نبی کا رسول ہونا شرط ہے کیونکہ اگر وہ رسول نہ ہو تو پھر غیب مصفّیٰ کی خبریں اسکو مل نہیں سکتیں۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

(۲) "نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

(۳) "نبی کے لئے لازمی ہے کہ خدا اسکی وحی کو لوگوں کے لئے مدار نجات ٹھہرائے یعنے اسکی وحی کو دوسرے انبیاء علیہم السلام کی وحی کی طرح شرعی حجت مقرر کرے چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "خدا نے میری وحی۔ میری تعلیم اور میری بیعت کو مدارِ نجات ٹھہرایا ہے۔" جس کے کان ہوں سنے۔ جس کی آنکھیں ہوں۔ دیکھے۔

(۴) "خدا اپنی وحی میں اسکا نام نبی رکھے جیسے کہ فرمایا۔ "اور انہیں امور کی کثرت کی وجہ سے خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔" (مکتوب اخبار عام)

(۵) "وحی نبوت کی نسبت ضروری ہے کہ بعض کلمات پیش کرکے یہ کہا جاوے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ہمارے پر نازل ہوا ہے۔" (اربعین صفحہ ۹)

پس یہ صفات ہیں جن سے کامل طور سے متصف ہو کر ایک خدا کا برگزیدہ بندہ نبی کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔

۷۔ نبی کی سچائی کو پہچاننے کے طریقے

از حضرت مسیح موعود

"ہر ایک نبی کی سچائی تین طریقوں سے پہچانی جاتی ہے۔

(اول) **عقل سے** دیکھنا چاہئے کہ جس وقت وہ نبی یا رسول آیا ہے۔ عقل سلیم گواہی دیتی ہے یا نہیں کہ اسوقت اسکے آنے کی ضرورت بھی ہے۔ یا نہیں ؟

(دوم) پہلے نبیوں کی پیشگوئیاں

(سوم) نصرت الٰہی اور تائید آسمانی

سو اب یہ تینوں علامتیں خدا نے میری تصدیق کے لئے ایک ہی جگہ جمع کر دی ہیں۔ اب چاہو تم قبول کرو یا نہ کرو۔" (لیکچر سیالکوٹ ص۵)

۸۔ مدعی نبوت کے لئے ایک نہایت ہی صحیح پیمانہ

(از مسیح موعود)

"میں بار بار کہتا ہوں کہ صادقوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر اور خدا پر افترا کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ نبوت کے موافق یعنے ۲۳ برس تک مُہلت پا سکے بلکہ ضرور ہلاک ہوگا × × × اور خدا تعالیٰ کا یہ قول لو تقول علینا محل استدلال یہ ہے۔ اور منجملہ دلائل صدق نبوت کے یہ بھی ایک دلیل ہے" (اربعین ص۵)

اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہئیے کہ یہ معیار محض مدعی نبوت و رسالت کے لئے ہی جیسے کہ مسیح موعود نے فرمایا۔

"اسکا جواب یہ ہے کہ یہ آیت رسولوں[1] اور نبیوں اور ماموریں کی نسبت ہے × × لیکن ایک ایسا شخص جو اپنے تئیں مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کر کے قوم کا مصلح قرار نہیں دیتا اور نہ نبوت اور رسالت کا مدعی بنتا ہے وہ قابلِ التفات نہیں"۔ (اربعین ص۳)

---

[1] حضرت اقدس نے اپنی صداقت کا اسی آیت سے استدلال کیا ہے۔ جس کو آپ نبیوں سے مختص قرار دیتے ہیں پس ثابت ہوا۔ کہ آپ نبی ہیں ۱۲

۹۔ آنحضرت صلعم کے نمونہ پر وحی اللہ کا پانا صرف مسیح موعود میں متحقق ہے

(از مسیح موعود)

"سو اس آیت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جس کو اپنے نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تیئس برس کی عمر دی گئی ہے۔ اور تیئس برس تک برابر یہ سلسلہ وحی کا جاری رکھا گیا۔"

(اربعین صہ ۲۶)

پس

"سو جسے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (از مسیح موعود حقیقۃ الوحی صہ ۳۹۱)

۱۰۔ ایک سوال کا ضروری جواب

(از مسیح موعود)

"بعض نادان کہتے ہیں کہ عربی میں کیوں الہام ہوتا ہے اسکا یہی جواب ہے کہ شاخ اپنی جڑھ سے علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ جس حالت میں یہ عاجز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کنار عاطفت میں پرورش پاتا ہے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کا یہ الہام بھی اس پر گواہ ہے کہ تبارک من علم وتعلم یعنی بہت برکت والا انسان ہے جس نے اسکو فیض روحانی سے مستفیض کیا۔ اور دوسرا بہت برکت والا یہ انسان ہے جس نے اس سے تعلیم پائی تو پھر جب معلم اپنی زبان عربی رکھتا ہے۔ ایسا ہی تعلیم پانے والے کا الہام بھی عربی میں چاہیئے تا مناسبت ضائع نہ ہو۔"

(اربعین حصہ سوم صہ ۳۴)

۱۱۔ ملہم اور نبی میں فرق

(از مسیح موعود)

"بعض جاہل اسجگہ یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں کبھی دعا بھی قبول ہو جاتی ہے کبھی الہام بھی ہو جاتا ہے۔ پس ہم میں اور رسولوں میں کیا فرق ہے؟ × × × × ×

یہ ایک ایسا مغرورانہ خیال ہے۔ جس سے اس زمانہ میں بہت سے لوگ ہلاک ہو رہے ہیں × × × اور جیسا کہ ظاہر ہے کہ ایک مفلس گدائی پیشہ کے پاس بھی چند درہم ہوتے ہیں

اور ایک شہنشاہ کے خزائن بھی دراہم سے پُر ہوتے ہیں۔ مگر وہ مفلس نہیں سمجھ سکتا کہ میں بادشاہ کے برابر ہوں۔ یا مثلاً ایک کیڑے میں روشنی ہوتی ہے جو رات کو چمکتا ہے۔ اور آفتاب میں بھی روشنی ہے مگر کیڑا نہیں کہہ سکتا کہ میں آفتاب کے برابر ہوں × × × ×" لیکچر سیالکوٹ

۱۲- ولی اور نبی میں فرق

ولی اور نبی میں کثرت و قلت اور قوت اور فضل کا فرق ہے۔ مکالمات و مخاطبات کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے۔ پس جو شخص کثرت مکالمات و کثرت امور غیبیہ سے مشرف کیا جاوے وہ نبی کہلاتا ہے۔ ورنہ ولی۔ اور دوسرے ولی کے لئے شرط نہیں کہ وہ خدا کا رسول ہو۔ لیکن نبی کے لئے خدا کا رسول ہونا شرط ہے۔ یعنی بغیر مامور ہونے کے بھی ایک شخص ولایت کے منصب کو پا سکتا ہے لیکن بغیر مامور ہونے کے نبی کے لقب کو پانا محال ہے اور تیسرے ولی کی وحی شرعی حجت نہیں۔ لیکن نبی کی وحی باعتبار وحی نبوت ہونے کے شرعی حجت اور لوگوں کے لئے مدار نجات ہے جیسے کہ فرمایا۔

"خدا تعالیٰ اپنے کلام عزیز میں فرماتا ہے کہ ہر ایک مومن پر غیب کامل کے امور ظاہر نہیں کئے جاتے۔ بلکہ محض ان بندوں پر جو اصطفاء اور اجتباء کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ ظاہر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول × × × ×

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۵)

۱۳- ان معنوں کے رو سے نبوۃ کے دو اقسام ہیں

مندرجہ بالا حوالوں سے ظاہر و باہر ہے کہ نبوت کا لفظ لغوی معنوں میں عام ہے۔ "نبی اسکو کہتے ہیں۔ جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبریں دیوے" یعنے شرعی اصطلاح میں ایسے مکالمات الٰہیہ جو کثرت سے پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں۔ نبوت کے نام سے موسوم ہوتے ہیں

لہٰذا معلوم ہوا کہ نبوت دو قسم پر منقسم ہے (۱) نبوت جزئیہ یا ناقصہ (۲) نبوت کاملہ تامّہ۔ لغوی معنوں کے رُو سے جو نبوت ہے۔ وہ نبوت جزئیہ یا ناقصہ کہلاتی ہے لیکن اصطلاحی معنوں کے رو سے جو نبوت ہے۔ وہ نبوت کاملہ تامّہ کہلاتی ہے۔

۱۴۔ حضرت مسیح موعود شرعی اصطلاح میں نبی اور رسول ہیں

مندرجہ بالا حوالوں کے رُو سے چونکہ نبوت کی تمام شرائط ضروریہ مسیح موعود میں متحقق ہیں۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود کا نبوت کے اصطلاحی معنوں میں نبی اور رسول ہونا ہر طرح سے متحقق ہے اور حضرت مسیح موعود نے نبوت کاملہ تامّہ کا پورا حصہ پایا ہے۔ لہٰذا آپ ہر پہلو سے من حیث النبوّۃ کامل نبی ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔

"میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصّہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

اور نیز فرمایا

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں" (مکتوب مندرجہ اخبار عام)

اور نیز فرمایا

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں در اصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالےٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ و مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیّت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھکر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

"کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے"

(۱۵) حضرت مسیح موعود کے نزدیک نبی کی تعریف

"یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایکدم کے لئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں۔ اور میری آخرت تباہ ہو جائے وہ کلام جو میرے پر نازل

ہُوا یقینی اور قطعی ہے × × × × وہ کلام جو خدا کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے
میں اسپر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ خدا کی کتاب پر × × × × اور چونکہ میرے
نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں۔ جسپر خدا کا کلام یقینی اور قطعی طور پر بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر
مشتمل ہو۔ اسی لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ مگر بغیر شریعت کے۔" ۴۵ ۳۴

اس سے ثابت ہُوا۔ کہ نبوت کاملہ کے لئے سوائے کثرت وحی و کثرت اظہار امور غیبیہ سے اور کوئی دوسری شرط نہیں۔ پس حضرت اقدس یقیناً اور قطعاً نبی اللہ تھے۔ اور آپکی نبوت نبوت کاملہ تامہ تھی۔ اور آپکی وحی قرآن کی وحی کی طرح نص صریح اور قطعی اور شرعی حجت ہے۔ جس سے انکار حضرت مسیح موعود کی زبانی "انسان کو کافر بنا دیتا ہے۔

(۱۶)

حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کے متعلق ایک قاعدہ کلیہ

۱۹۰۱ سے پہلے پہلے حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں اپنی نبوت کو بعض جگہ ایسی طرح سے پیش کیا ہے۔ جس سے کوئی جض وقت یہ دھوکا کھاتا ہے کہ شاید مسیح موعود نے اپنی نبوت کو جزوی یا لغوی نبوت قرار دیا ہے ہو سکتا ہے۔ کہ عبارات میں الفاظ جزوی اور لغوی کے بھی پائے جاویں۔ لیکن ان عبارتوں کے وہی معنے ہم کرنے کے مجاز ہیں۔ جو مسیح موعودؑ ہمیں کرنے کے لئے تاکید کئے۔ وہو ہذا۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اسکا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کرکے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

پس اس قاعدہ کلیہ سے تمام ان عبارتوں کے معنے صحیح ہو سکتے ہیں۔ اور اگر ایک منٹ کے

لئے انسان مسیح موعود کو اپنا حکم اور عدل قبول کرے۔ اور اسی کے حکم کے ماتحت اسکی عبارتوں کے وہ معنی کرے جو ہمیں اس نے کرنے کے لئے حکم فرمایا ہے۔ جب خود خدا کا مسیح ان عبارات کے وہ معنے نہیں کرتا۔ جو ظاہر معلوم ہوتے ہیں۔ تو پھر ہم کون ہیں۔ کہ ان عبارات کو ظاہر پر حمل کرکے ایک کھلی کھلی گمراہی کو خرید کریں۔ بعض لوگ ہمیشہ من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب سے یہ معنے نکالا کرتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ من ذالک حضرت مسیح موعود نبی اور رسول نہ تھے حالانکہ حضرت مسیح موعود نے اسکے معنے خود کر دیئے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں

"اور میرا یہ قول "من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب" اسکے معنے صرف اسقدر ہیں۔ کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ صـ۶)

پس خدا کے مسیح کے کلام کے وہ معنے کرنے چاہئیں۔ جو خود خدا کا مسیح کر گیا ہے۔ نہ کہ وہ جو کہ خود ہمارا سرکش نفس ہمیں کرنے پر مجبور کرے۔

۱۷۔ ذاتی صفات اور اضافی صفات

جاننا چاہئیے کہ جیسے کہ خدا تعالیٰ کی صفات دو قسم کی ہیں۔ ایک ذاتی اور دوسرے اضافی (دیکھو چشمہ معرفت صـ۱۷۱) بعینہٖ اسی طرح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بھی صفات دو قسم کی ہوتی ہیں ایک تو وہ صفات ہیں۔ جنکا ہونا نبی کہلانے کے لئے ضروری ہے اور جن کے بغیر نبی نبی نہیں کہلا سکتا۔ وہ تو ذاتی صفات ہیں جن کا ذکر نمبر ۱ میں ہو چکا۔ لیکن دوسرے صفات وہ ہیں۔ جنکا تحقق و وجود خارج میں پایا جانا موقعہ و محل کو چاہتا ہے۔ اور جن کے ہونے یا نہ ہونے سے ذات نبوت میں کوئی زیادتی یا کمی واقع نہیں ہو سکتی۔ ایسی صفات کو اضافی صفات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے مثلاً نبی کے لئے ضروری ہے کہ وہ وحی نبوت پاوے۔ اور رسول ہو لیکن خاتم النبیین یا شارع ہونا یا مستقل ہونا۔ یا ظلّی ہونا۔ ہر ایک نبی کے لئے شرط نہیں۔ بلکہ انکا تحقق و وجود خارج میں پایا جانا موقع و محل کو چاہتا ہے۔

نبوت کی صفات ذاتیہ کا ذکر نمبر ۱ میں ہو چکا ہے۔ اب انشاء اللہ صفات اضافیہ کا ذکر ہوگا۔ اور اس کے واقع ہونے کی وجہ تسمیہ بھی بتلائی جائے گی وباللہ التوفیق۔

۱۸۔ مسئلہ نبوۃ مستقلہ اصلیہ و ظلّیہ

حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کو سمجھنے کے لئے اس مسئلہ کا کما حقہ سمجھ لینا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ یہی وہ مسئلہ ہے جس کے سمجھنے پر ختم نبوت اور حضرت مسیح موعود کے نبی اللہ ہونے کی حقیقت سمجھ میں آ سکتی ہے۔ جب ہم نبوت مستقلہ و نبوت ظلّیہ کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے قرآن شریف یا وحی مسیح موعود کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو وہاں ان الفاظ کا استعمال نہیں پاتے۔ قرآن شریف میں جس طرح دوسرے انبیاء کو نبی یا رسول کہا گیا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح مسیح موعود کو۔ وحی نبوت یعنی قرآن شریف اور وحی مسیح موعود میں صاف اور صریح لفظوں میں نبی اور رسول کہا گیا ہے اور کہیں بھی نبی کے ساتھ ظلّی یا بروزی کا استعمال نہیں ہوا۔ پس یہ قیاس مع الفارق ہے کہ مسیح موعود کا اپنی نسبت ظلّی یا بروزی یا اُمتی کا لفظ بولنا بذاتہٖ نبوت مسیح موعود میں کوئی خلل واقع کرتا ہے۔ سوال ہو سکتا ہے کہ جب قرآن اور وحی مسیح موعود میں نبی کے ساتھ ظلّی یا مستقل لفظ کا استعمال نہیں ہوا۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ کو بہت دفعہ استعمال کیا۔ سو جہاں تک غور کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ کو بطور اظہار صفات اضافیہ کے استعمال کیا ہے۔ ورنہ ان الفاظ کو ذات نبوت سے کوئی تعلق نہیں یعنی حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ کا استعمال طریق حصول نبوت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے کیا ہے۔ ورنہ ان الفاظ کو ذات نبوت سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ فرمایا۔

"یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سن کر دھوکا کھاتے ہیں۔ کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعوے کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعوے نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ مجھ کو بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اسلئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔

اسُو جہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا۔ ایسا ہی میرا نام اُمّتی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود نے اپنے نبی اللہ ہونے کا تصریح دعویٰ کیا ہے اور اپنے آپکو مقام نبوۃ تک پہنچنے والا پیش کیا ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ مقام نبوت کے حصول کا طریق کیا تھا آیا اصالتاً یا وساطتاً۔ سو اسکا جواب بھی اس میں درج کر دیا۔ کہ "میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظلّ ہے نہ کہ اصلی نبوت۔" یعنی میری نبوت آنحضرت صلعم کے کمال فیضان کی وجہ سے ہے نہ کہ براہ راست۔ پھر اس طریق کا فائدہ بتایا۔ "تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے۔" پس اس حوالہ میں نبوت اصلیہ و نبوت ظلیہ کا کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود من حیث النبوّۃ نبی اللہ ہیں۔ باقی طریق حصول نبوت میں فرق بیان کیا ہے۔ بذاتہٖ نبوت میں کوئی فرق نہیں بیان کیا گیا

۱۹۔ بعد از خاتم النبیّین ولی اور نبی بننے کا طریق یکساں ہے

یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ ولی کا براہِ راست بغیر استفادہ مشکوٰۃ نبوت اپنے کمال کو پہنچنا ناممکن اور محال ہے۔ اور ہر ایک نبی کے روحانی افاضہ سے انکی امت میں اولیاء اللہ ہوتے رہے ہے۔ پس یہاں سے ثابت ہوا۔ کہ ولی کا ظلی ہونا لازمی ہے یعنے ولی بغیر اتباع نبی مرتبہ ولایت تک پہنچتا ہے۔ براہ راست بغیر اتباع نبوت اپنے کمال کو نہیں پہنچتا۔ لیکن نبی کے لئے لازمی نہیں کہ وہ ظلی یا بالواسطہ ہو۔ اور اسکا کمال کسی سابقہ نبی کے لئے چراغ نبوت سے مکتسب و مستفاض ہو۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر ایک نبی مستقل یعنی براہ راست طریق سے بغیر استفاضہ کسی سابقہ نبی کے مقام نبوت حاصل کرتا تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی وجہ سے اب نبوت کاملہ کا ملنا اُس طرح پر تو منقطع ہو گیا۔ کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوۃ حاصل کر سکے۔ لیکن اس طرح پر منقطع نہیں۔ کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب و مستفاض ہو گا" (ریویو بر چکڑالوی)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے آپ کے بعد مقام ولایت ومقام نبوت کا ملنا یکساں طریق پر واقع ہوا۔ تا اس سے آنحضرت صلعم کا افضل انبیاء ہونا ظاہر ہو جیسے کہ فرمایا۔

"اس جگہ یہ سوال طبعاً ہو سکتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی امت میں بہت سے نبی گزرے ہیں پس اس حالت میں موسیٰ کا افضل ہونا لازم آیا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جس قدر نبی گزرے ہیں۔ ان سب کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا۔ حضرت موسیٰ کا اس میں کچھ دخل نہ تھا لیکن اس امت میں آنحضرت صلعم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے۔ اور ایک وہ بھی ہے جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ اس کثرت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں مل سکتی۔" (حقیقۃ الوحی صـ۲۸)

علاوہ ازیں اس امر کو خوب یاد رکھنا چاہیئے + کہ بعد از خاتم النبیین گو طریق حصول مقام ولایت ومقام نبوت یکساں ہے۔ مگر ولایت ونبوت میں بذاتہ بہت فرق ہے جیسے کہ نمبر ۱۲ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اسلئے ہوشیار رہنا چاہیئے کہ طریق حصول کے یکساں ہونے کی وجہ سے نبی اور ولی کو ایک ہی نہ سمجھ لیا جاوے۔ بلکہ حدود اللہ کو قائم رکھنا لازمی اور ضروری ہے۔

۱۸۔ نبوت دو طریقوں سے حاصل ہوتی ہے

مقام نبوت کے حاصل کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے دو ہی طریق مقرر فرمائے ہیں۔

(۱) ایک طریق کا نام براہِ راست یا مستقل طور پر ہے۔

(۲) دوسرے طریق کا نام بالواسطہ یا ظلی ہے۔

براہ راست وہ طریق ہے۔ جس سے ایک نبی مقام نبوت کو بغیر پیروی کسی سابقہ نبی کے حاصل کرے اور یہ طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک رائج تھا۔

بالواسطہ یا ظلی وہ طریق ہے۔ جس سے ایک نبی مقام نبوت کو کسی سابقہ نبی کے واسطے اور فیض سے حاصل کرے۔ اور یہ طریق آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے جاری کیا گیا۔ ایک طرف

ختم نبوت قائم رہے۔ اور دوسری طرف تکمیل نفوس مستعدۂ امت کی بھی پوری ہوجائے۔ اور کوئی فرد ہمین اتباع نبوی اس مرتبہ ممکنہ کو پہنچ جاوے تا خیر الامم کا مفہوم پورا ہو۔ (دیکھو ریویو بر چکڑالوی)

نوٹ۔ مقامِ نبوت اسلئے لکھا گیا ہے۔ کہ نبوت ناقصہ جسکو ولایت یا محدثیت کہتے ہیں وہ ضرور بضرور ظلی یا بالواسطہ ہوتی ہے۔ اسلئے یہاں پر نبوت ناقصہ کی کوئی بحث نہیں صرف نبوت کاملہ کی بحث ہے۔ یاد رہے کہ مینے جہاں ولی کا لفظ لکھا ہے اس سے میری مراد محدث کی ہے کیونکہ محدث وہ ہوتا ہے جو ایک پہلو سے امتی ہو اور دوسرے پہلو سے ناقص نبی (دیکھو ازالہ)

۲۱۔ نبوت مستقلہ سے مراد

نبوت چونکہ دو طریق سے حاصل ہوتی ہے ایک براہ راست اور دوسرے بالواسطہ یا ظلی طور پر سو طریق حصول کے رُو سے نبوت دو قسم پر منقسم ہے (اول) نبوت مستقلہ (دوم) نبوت ظلیہ

(۱) نبوت مستقلہ یا اصلیہ وہ نبوت ہے (جو اپنی ذاتی صفات کے رُو سے کاملہ ہو) اور جو پیشتر از زمانہ خاتم النبیین بغیر توسط کسی پہلے نبی کے براہ راست طریق سے ملتی تھی۔ چنانچہ مسیح فرماتے ہیں

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مستقلہ جو براہ راست ملتی تھی اسکا دروازہ قیامت تک بند ہے۔" (ریویو بر چکڑالوی)

۲۲۔ نبوت ظلیہ سے مراد

(۲) نبوت ظلیہ (اپنے صفات کے رُو سے خواہ وہ کاملہ ہو یا ناقصہ) وہ نبوت ہے جو نبوت بعد از خاتم النبیین اور چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب و مستفاض ہو۔ کوئی الگ یا علیحدہ براہ راست طور پر نہ ہو جیسے کہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"ظلی نبوت جس کے معنے ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا۔ اسکا دروازہ قیامت تک بند نہ ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

نوٹ نبوت مستقلہ کی تعریف میں نبوت کاملہ کا لفظ درج کیا گیا ہے اور نبوت ناقصہ کا ذکر عمداً ترک کر دیا گیا ہے کیونکہ نبوت ناقصہ کا براہ راست ہونا محال ہے۔ لیکن

نبوت ظلیہ کی تعریف میں نبوت کاملہ اور نبوت ناقصہ دونوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ اسلئے کہ ظلی نبوت کے معنے صرف یہی ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا۔ اور نبوت خواہ کاملہ ہو یا ناقصہ۔ مگر وہ فیض محمدی سے حاصل ہو تو بالضرورت اسپر ظلی کا اطلاق آتا ہے۔ لیکن یہ امر قابل غور ہے۔ کہ ہر ایک ایسا شخص جس کو وحی ملے۔ اسپر عام معنوں میں نبوت کا اطلاق ہوتا ہے۔ بلکہ عام سچی خوابوں اور الہامات پر بھی نبوت کا اطلاق پایا جاتا ہے۔ جیسے کہ مسیح موعود نے فرمایا "اسوقت یعنے مسیح کے وقت عورتیں اور بچے نبوت کرینگے" ضرورت الامام۔ لیکن کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ جو پاوے وہ اصطلاح شریعت میں نبی کہلاتا ہے (دیکھو نمبر ۲) اسلئے جو شخص فیض محمدی سے وحی پاوے۔ اسپر عام معنوں کی رُو سے ظلی نبوت کا اطلاق تو ہو جائیگا جیسا کہ اوپر کی تعریف سے ظاہر ہے لیکن اصطلاح شریعت میں ظلی نبوت وہ ہوگی جس پر کثرت مکالمات و مخاطبات و کثرت اظہار بر علوم غیب کا لفظ صادق آئیگا جو آنحضرت صلعم کی اتباع سے حاصل ہو۔ دوسرے اس امر کو ضرور بضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ ظلی نبوت کاملہ و ظلی نبوت ناقصہ میں گو طریق حصول یکساں ہے۔ مگر بذاتہٖ بہت بڑا فرق ہے۔ ہاں ظلی نبوت کاملہ اور مستقل نبوت گو طریق حصول کے رُو سے مختلف ہیں۔ مگر بذاتہٖ ان میں کوئی ذرہ بھر بھی فرق نہیں۔

۲۳۔ نبی کا براہِ راست ہونا شرط نہیں

(از مسیح موعود)

"نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے (حقیقی) معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

پس اس حوالہ سے صریح طور سے ثابت ہو گیا کہ نبی کے لئے براہ راست مقام نبوت حاصل کرنا صفات ذاتیہ میں سے کوئی صفت نہیں۔ بلکہ یہ ایک صفت منجملہ اضافی صفات کے ہے

۲۴۔ "تبدیلی طریق سے نقص شئے لازم نہیں آتی" (جہاد اور نبوۃ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال" اور فرمایا

"مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا"۔ (اربعین ۴ صہ ۱۳)

الغرض ہر ایک جگہ نہیں بلکہ ہزاروں جگہ مسیح موعود نے قتل و جہاد کو حرام اور قطعی حرام کیا ہے لیکن کیا مسیح موعود کا ایسا کرنا قرآن شریف کے اس حکم کو یعنی کتب علیکم القتال منسوخ کرتا ہے ہرگز نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود اسکی بابت یہ فرماتے ہیں۔

"یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلعم کے بالکل مسدود ہے۔ اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں۔ جو نئے احکام سکھائے۔ یا قرآن شریف کو منسوخ کرے یا اسکی پیروی معطّل کرے۔ بلکہ اسکا عمل قیامت تک ہے"۔

(الوصیۃ صہ ۱۲)

پس ایکطرف قرآن شریف میں کتب علیکم القتال کا صریح حکم موجود ہے۔ اور دوسری طرف مسیح موعود قتل اور جہاد کو قطعاً حرام قرار دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کا کوئی حکم منسوخ نہیں ہو سکتا۔ تو اس کے کیا معنے ہیں؟ یہی کہ جہاد بنفسہٖ بند نہیں۔ بلکہ ایک طریق بند ہے جو تلوار کا طریق ہے جیسے کہ فرمایا۔

"مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائینگے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی کام نہیں"۔ (اشتہار منارۃ المسیح (ف))

پس جہاد کا قطعی بند ہونا ایک طرف آیت قرآن شریف کا صریح حکم کتب علیکم القتال دوسری طرف ہمیں اسبات کے ماننے پر مجبور کرتا ہے کہ جب تک کسی چیز کی کیفیت و کمیت میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا خواہ اسکو کسی طریق سے حاصل کیا جائے۔ اس چیز کا تحقق و وجود قائم رہتا ہے کیونکہ باوجود جہاد اور قتل کے قطعی بند ہونے کے حضرت نبی کریم صلعم نے مسیح موعود کے لئے قتل خنزیر کے الفاظ بولکر بتا دیا۔ کہ جہاد اور قتل کے الفاظ اسپر پھر بھی متحقق ہو سکتے

ہیں۔ جو بغیر تلوار محض قلم اور دعاؤں کے طریق سے کیا جاوے۔ پس یہاں سے ایک زبردست مسئلہ استنباط ہوتا ہے وہ یہ کہ "جبتک کسی چیز کی کیفیت و کمیت و ذات میں کوئی فرق واقع نہ ہو" محض تبدیلی طریق سے اس میں کوئی نقص یا رخنہ نہیں پڑسکتا"۔ اور یہی وہ مسئلہ ہے جو ہمارے لئے از حد مفید ہے۔ کیونکہ جب یہ ثابت ہوگیا کہ نبی کے لئے براہِ راست ہونا شرط نہیں۔ اور دوسری طرف یہ بھی ثابت ہے کہ تبدیلی طریق سے بذاتہٖ نقص شئے لازم نہیں آتا۔ تو پھر کسی کا ظلی طور سے نبی ہونا کیونکر نفسِ نبوت میں فرق ڈال سکتا ہے اور اگر یہ مانا جاوے کہ تبدیلی طریق سے نقص شئے لازم آتا ہے تو لامحالا ماننا پڑیگا کہ یا تو نعوذ باللہ من ذالک قرآن کا یہ حکم منسوخ ہے وکتب علیکم القتال یا حضرت مسیح موعود کا جہاد اور قتل کو حرام کرنا نعوذ باللہ بیہودہ اور لغو امر ہے۔ اور نیز قتل خنزیر والی پیشگوئی بھی متحقق نہیں۔ کیونکہ وہ مروجہ طریق قتل یعنے تلوار کے ذریعہ ظہور میں نہیں آئی۔ مگر دونوں باتوں کو حق تسلیم کرتے ہوئے اس امر کے ماننے سے چارہ نہیں کہ تبدیلی طریق سے ذات شے میں کوئی نقص لازم نہیں آتا پس مسئلہ جہاد بھی ایک زبردست دلیل مسیح موعود کے واقعی نبی اللہ ہونے پر ہے اور اس بات پر صریح طور سے دلالت کرتا ہے۔ کہ مسیح موعود کا ظلی طور سے مقام نبوت حاصل کرنا اس امر کی دلیل نہیں کہ نعوذ باللہ من ذالک وہ نبی نہ تھے۔

۲۵۔ مستقل نبی اور ظلّی نبی میں فرق

(از مسیح موعود)

"جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ منجانب اللہ ظاہر ہونگے بالضرورت اسپر مطابق آیت فلا یظہر علی غیبہٖ کے مفہوم نبی کا صادق آئیگا۔ ایسا ہی جو خدا تعالےٰ کی طرف سے بھیجا جائے گا اسی کو ہم رسول کہینگے فرق درمیان یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک ایسا نبی کوئی نہیں جس پر جدید شریعت نازل ہو۔ یا جسکو بغیر توسط آنجناب اور ایسی فنا فی الرسول کیحالت کے جو آسمان پر اسکا نام محمد و احمد رکھا جائے یونہی نبوت کا لقب عنایت کیا جاوے ومن ادعی فقد کفر۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

پس معلوم ہوُا کہ مستقل نبی اور ظلی نبی من حیث النبوت ایک ہی ہیں۔ آپس میں کوئی تفاوت نہیں رکھتے۔ کیا کوئی ہے جو مستقل نبی اور ظلی نبی میں بذاتہٖ کوئی فرق ثابت کرے۔ فرق ہے تو صرف طریق حصول میں ہے نہ کہ ذات نبوت میں۔

۲۶۔ ظلی نبی کے معنے

بعض لوگ ظلی نبی کو جزوی نبی یا ناقص نبی کے مترادف خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ ظل کو جزو یا نقص قرار دینا ایک صریح بطلان ہے۔ ہر ایک لفظ کے معنے موقع و محل کی رعایت کو چاہتے ہیں۔ سو ظلی نبی میں لفظ ظلی کے وہی معنے کرنے پڑینگے جو عکسی قرآن میں لفظ عکسی کے۔ اور جیسے عکسی قرآن میں لفظ عکسی منجملہ صفات اضافیہ کے ایک صفت ہے جو طریق چھپائی کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ نہ کہ وجود قرآن کی طرف۔ اسی طرح ظلی نبی میں لفظ ظلی طریق حصول نبوۃ کی طرف اشارہ کرتا ہے نہ کہ ذات نبوت کی طرف چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"پس اتباع کامل کی وجہ سے میرا نام امتی ہوُا۔ اور پورا عکس نبوت حاصل کرنے سے میرا نام نبی ہو گیا۔ پس اس طرح پر دو نام مجھے دیئے گئے۔" (براہین ص ۱۸۹)

پس حضرت مسیح موعود کا اپنے آپکو ظلی نبی کہنا اس بات کے ہرگز ہرگز مترادف نہیں کہ آپ نعوذ باللہ من ذالک ناقص یا جزوی نبی تھے۔ اور آپکو مقام نبوت اتم و اکمل طرح سے حاصل نہ تھا۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ آپ کامل اور مکمّل نبی تھے۔ اور نبوت کی تمام صفات ذاتیہ آپ میں کامل طور پر متحقق تھیں۔ اسلئے من حیث النبوت آپ نبی بلکہ بعض انبیاء سے افضل نبی تھے اور جیسے عکسی قرآن بوجہ عکسی ہونے کے پھر بھی قرآن ہی ہے۔ اور اس کے قرآن ہونے میں کوئی نقص نہیں آیا ایسا ہی ظلی نبی باوجود ظلی ہونے کے پھر بھی نبی ہی ہے۔ اور زمرۂ انبیاء میں شامل ہے۔ کیونکہ صفات ذاتیہ کا متحقق ہونا نبی کے لئے لازمی ہے نہ کہ صفات اضافیہ کا۔ اور صفات اضافیہ میں ایک نبی دوسرے نبی سے کئی حالات میں مختلف ہوتا ہے۔ اسی لئے صفات ذاتیہ کے اعتبار سے تو لا نفرق بین احد من رسلہ کا ارشاد ہے۔ لیکن صفات اضافیہ کے لحاظ سے فضلنا

بعضھم علیٰ بعض بھی وارد ہے۔ پس صفات اضافیہ کے رُو سے انبیاء علیہم السلام کا یکساں ہونا بالکل ناممکن و محال ہے۔

۲۷۔ حضرت مسیح موعود کے ظلّی نبی ہونیکی حقیقت

(از مسیح موعود)

"اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوۃ کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد و احمد اور مصطفیٰ اور مجتبیٰ نہ رکھتا۔ اور نہ خاتم الانبیاء کی طرح خاتم الاولیاء کا مجھکو خطاب دیا جاتا بلکہ میں کسی علیحدہ نام سے آتا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے ہر ایک بات میں وجود محمدی میں مجھے داخل کر دیا۔ یہانتک کہ یہ بھی نہ چاہا کہ یہ کہا جاوے کہ میرا کوئی الگ نام ہو یا کوئی الگ قبر ہو کیونکہ ظلّ اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا۔ اور ایسا کیوں کیا گیا۔ اسمیں راز یہ ہے کہ خدا تعالےٰ جانتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسنے خاتم الانبیاء ٹھہرایا ہے اور پھر دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے ضروری تھا کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شانِ نبوت کے ساتھ آوے۔ تا اس نبوۃ عالیہ کی کسرِ شان نہ ہو اسلئے خدا تعالےٰ نے میرے وجود کو ایک کامل ظلّیت کے ساتھ پیدا کیا۔ اور ظلّی طور پر نبوت محمدی اس میں رکھدی۔ تا ایک معنی سے مجھ پر نبی اللہ کا لفظ صادق آوے۔ اور دوسرے معنوں سے ختم نبوۃ محفوظ رہے۔" (نزول المسیح ص ۳)

۲۸۔ آنحضرت صلعم کی خصوصیت اور مسیح موعود کی نبوۃ

(از مسیح موعود)

"پہلے زمانوں میں جو کوئی نبی ہوتا تھا۔ وہ کسی گذشتہ نبی کی امت نہیں کہلا سکتا تھا۔ گو اُس کے دین کی نصرت کرتا تھا۔ اور اسکو سچا جانتا تھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوۃ انپر ختم ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانیوالا رسول نہیں۔ اور نہ ہی کوئی ایسا نبی ہے۔ جو انکی امت سے باہر ہو۔ بلکہ وہ

(نبی) امتی کہلاتا ہے۔ نہ کوئی مستقل نبی۔" (چشمہ معرفت ص۹)

پس اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کا امتی نبی ہونا آنحضرت صلعم کی ختم نبوت کی وجہ سے ہے نہ کہ آپ کے یعنی مسیح موعود کی نبوت میں کسی نقص کی وجہ سے۔ پس مسیح موعود کے امتی ہونے سے بذاتہ نبوت میں کوئی فرق یا رخنہ نہیں پڑتا۔

۲۹- امتی نبی اور نبی امتی

اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک امتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال فیضان کی وجہ سے نبی ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک نبی جو پہلے براہ راست ہی مقام نبوت حاصل کر چکا ہے۔ وہ پھر کبھی امتی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اس کی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسےٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ امتی ہے۔" (براہین ص۱۸۴) لیکن کوئی نبی جو پہلے سے نبی قرار پا چکا ہے وہ کبھی امتی نہیں ہو سکتا۔ جیسے کہ مسیح موعود نے فرمایا

"کوئی مستقل نبی امتی نہیں ہو سکتا۔" (ص۱۸۳ حاشیہ)

کیونکہ

"امتی اسکو کہتے ہیں کہ جو بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اسکو ایمان اور کمال نصیب ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا خیال حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت کرنا کفر ہے کیونکہ گو وہ اپنے درجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے ہی کم ہوں مگر نہیں کہہ سکتے کہ جب تک دوبارہ دنیا میں آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل نہ ہوں۔ تب تک نعوذ باللہ وہ گمراہ اور بے دین ہیں یا وہ ناقص ہیں۔ اور انکی معرفت ناتمام ہے۔" ص۱۹۲

پس خلاصہ مطلب یہ ہے کہ

کوئی مستقل نبی امتی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ وہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

روحانی تعلیم سے نبی نہ بنے تھے تا وہ امتی کہلاتے" صفہ ۱۹۲

لیکن ایک امتی نبی کہلا سکتا ہے۔ اگر وہ نفس نبی سے کامل طور سے مستفیض ہے۔

۳۰- امتی نبی اور نبی امتی میں ایک بین فرق ہے

ایک امتی کا نبی ہونا اپنے اندر تین فوائد رکھتا ہے

(اول) اس سے آنحضرت صلعم کا قوت قدسیہ اور کمال فیضان کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(دوم) اس سے ایک پیشگوئی ثابت ہوتی ہے جو احادیث نبویہ اور قرآن شریف میں درج ہے (حقیقۃ الوحی صفہ) کہ آنے والا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی (براہین احمدیہ صفہ ۱۸۹)

(سوم) اس سے مسیح موعود اور مسیح اسرائیلی میں ایک امتیازی بات پیدا ہوتی ہے (براہین احمدیہ صفہ ۱۹۲)

لیکن اگر حضرت عیسےٰ امتی ہو جائیں تو اس میں تین خطرناک نقائص پیدا ہونگے :-

(اول) حضرت عیسےٰ پر نعوذ باللہ گمراہ و بے دین اور ناقص اور ناتمام ہونے کا الزام عائد ہوگا یا کم از کم کسی گناہ کا ثابت ہونا لازم آئیگا جس کی سزا میں وہ نبی سے امتی بنا دیے گئے۔ (براہین صفہ ۱۳)

(دوم) حضرت نبی کریم کی قوت قدسیہ پر ایک سخت بدنما داغ عائد ہوگا۔ کہ آپکی قوت قدسیہ و کمال فیضان نے اپنا الٹا اثر ظاہر کیا کہ بجائے ایک امتی کو نبی بنانے کے ایک نبی کو امتی بنا دیا گیا (دیکھو ریویو بر چکڑالوی)

(سوم) خدا تعالےٰ کے وعدے میں تخالف لازم آتا ہے جو فرمایا کہ جبتک مسیح زندہ ہے وہ نبی ہی ہے اور جو ایکدفعہ نبی بنجائے پھر اسکو لوٹا کر امتی نہیں بنایا جاتا۔ یعنی نبی کبھی معزول نہیں ہو سکتا۔

۳۱- امتی نبی زمرۂ انبیاء میں شامل ہے

امتی ہونا ایک ایسے نبی کے لئے جو براہِ راست پہلے ہی نبی مقرر ہو چکا ہے بلا شک وشبہ باعث نقص نبوت ہے۔ اور نہ کوئی ایسا ہوا۔ اور نہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے لیکن ایک شخص جو کہ امتی ہو کر آنحضرت صلعم کی روحانی تعلیم سے نبی بنا ہے اسکے لئے امتی ہونا باعث ذلت و نقص نہیں بلکہ

اسکے لئے تو امتی ہونا ایک نہایت ہی مبارک اور عمدہ امر ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اس بدیہی شہادت کے رُو سے حضرت عیسٰے مسیح موعود کیونکر ٹھہر سکتے ہیں۔ پس چونکہ وہ امتی نہیں اسلئے وہ اس قسم کے نبی بھی نہیں ہو سکتے جسکا امتی ہونا ضروری ہے" (براہین ۱۹۳)

اس حوالہ سے بوضاحت تام معلوم ہوتا ہے کہ امتی نبی ہونا بھی اقسام انبیاء سے ایک قسم انبیاء کی ہے پس امتی نبی کا زمرۂ انبیاء میں شامل ہونا لازم آیا وہو المراد

۳۲۔ نبوت شریعت اور مسیح موعود

(از حضرت مسیح موعود)

"شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر اور نہی بیان کئے۔ اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رُو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی × × × × × ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے۔ تاہم خداتعالیٰ نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے × × × اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا بیان شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔" (اربعین ۴ صفحہ ۶)

اس حوالہ سے صریح طور سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی نبوت جس میں امر و نہی تجدید کے طور پر نازل ہوں[1] اسپر بھی ایک پہلو سے تشریعی نبوت کا اطلاق آسکتا ہے۔ لیکن اصطلاحی معنوں کے رُو سے وہی نبوت تشریعی کہلائیگی۔ جس نبوت میں ایسے امر و نہی ہوں جو کہ ناسخ احکام کتاب سابقہ ہوں یا سابقہ کتاب سے بالاتر اور زیادہ ہوں۔ بیشک مندرجہ بالا حوالہ میں مسیح موعود نے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی کر کے پیش کیا ہے لیکن آپ نے صاحب شریعت جدید نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور مانا ہے کہ قرآن کے بعد قیامت تک کوئی نئی شریعت نازل نہیں ہوگی۔ (دیکھو چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴)

---

[1] یعنی جس کا حامل صاحب شریعت ہو

۳۳۔ نئی شریعت کے نازل ہونے کی حکمت

(از مسیح موعود)

"وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ وحی الٰہی پر آئندہ کے لئے مہر لگ گئی ہے وہ سخت غلطی پر ہیں۔ ہاں خدا کے احکام جو امر اور نہی کے متعلق ہوں۔ وہ عبث طور پر نازل نہیں ہوتے بلکہ ضرورت کے وقت خدا کی نئی شریعت نازل ہوتی ہے یعنے ایسے زمانہ میں نئی شریعت نازل ہوتی ہے جبکہ نوع انسان پہلے زمانہ کی نسبت بدعقیدگی اور بدعملی میں بہت ترقی کر جائے۔ اور پہلی کتاب میں ان کے لئے کافی ہدایتیں نہ ہوں × × × قرآن شریف کے بعد کسی کتاب (نئی شریعت) کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ جسقدر قرآن کی حاجت تھی وہ سب کچھ قرآن شریف بیان کر چکا۔ . . . (چشمہ معرفت ص۳۲۵)

۳۴۔ نبی کا شارع ہونا شرط نہیں

(از مسیح موعود)

"نبی کا شارع ہونا شرط نہیں۔ یہ صرف موہبت ہے جس سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

اور فرمایا

"بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے۔" (بدر مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

پس یہاں سے معلوم ہوا کہ نبی کا شارع ہونا منجملہ صفات اضافیہ ایک صفت ہے۔ اور صفات ذاتیہ میں سے یہ صفت نہیں۔ یعنی یہ ایسی صفت نہیں جس کے بغیر نبی نبی نہیں ہو سکتا۔

۳۵۔ نبوّت کے اقسام مختلفہ کا بیان

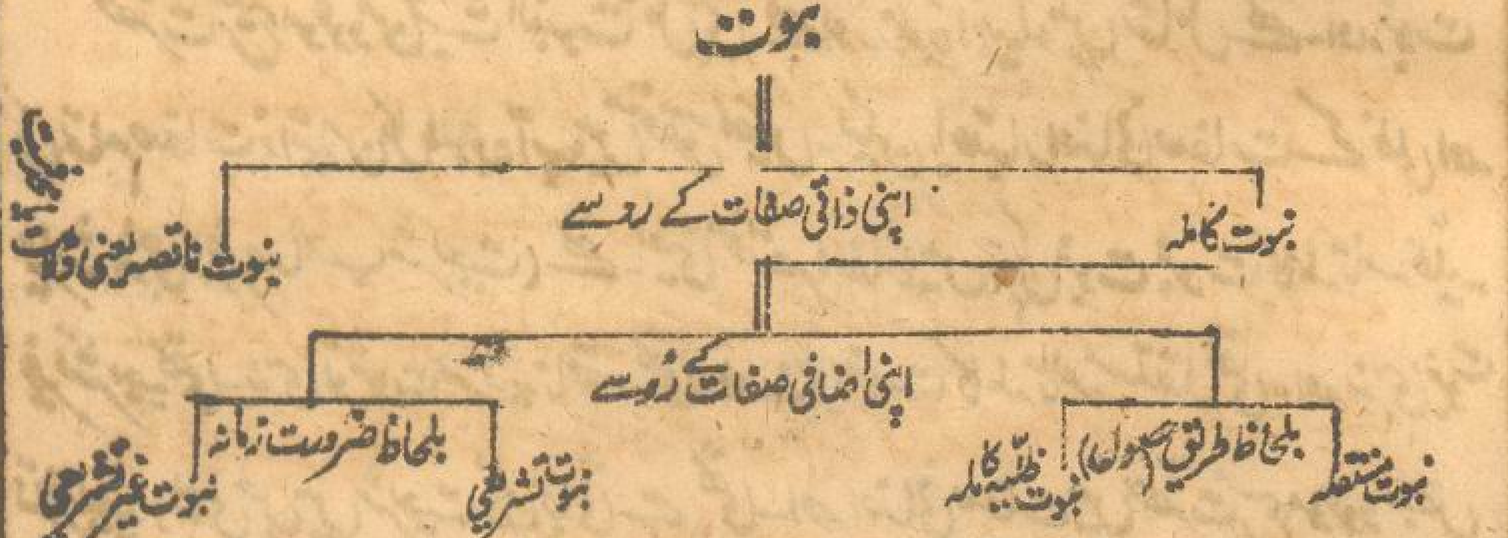
مندرجہ بالا تمام تحریر کا لب لباب اور خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) نبوت اپنی ذاتی صفات کے رُو سے دو قسم پر منقسم ہے۔ ۱ نبوت کاملہ۔ ۲ نبوت ناقصہ

(۲) نبوت کاملہ اپنی ذاتی صفات کے رُو سے باعتبار طریق حصول کے دو قسم پر منقسم ہے

نبوت مستقلہ۔ نبوت ظلیہ

(۳) نبوت کاملہ اپنی اضافی صفات کے رُو سے باعتبار ضرورت زمانہ کے دو قسم پر منقسم ہے نبوت شریعت والی۔ نبوت غیر تشریعی۔ ذیل کا نقشہ قابلِ غور ہے۔



نوٹ ضروری۔ تشریعی سے مراد شریعت والی غیر تشریعی سے مراد جس میں شریعت نہ ہو

نبوت کاملہ کی ذاتی صفات

(۱) کثرت سے مصفّٰی وحی کا پانا
(۲) کثرت اظہار امور غیبیہ کا پانا
(۳) وحی نبوت کے اظہار کے لئے رسول ہونا

نبوت کاملہ کی اضافی صفات

(۱) نبی کا شارع ہونا۔ نبی کا غیر شارع ہونا
(۲) نبی کا مستقل ہونا۔ نبی کا ظلی ہونا
(۳) نبی کا خاتم النبیین ہونا۔ نبی کا غیر خاتم النبیین ہونا
(۴) نبی کا بعض انبیاء سے افضل ہونا۔ نبی کا بعض انبیاء سے کمتر ہونا

حکم لا نفرق بین احدٍ من رسلہ باعتبار نبوۃ کاملہ کی ذاتی صفات کے ہے اور آیت فضّلنا بعضہم علٰی بعضٍ باعتبار نبوۃ کاملہ کی اضافی صفات کے ہے

محض محمدی فیض سے وحی و وحیِ نبوت پانا ظلی طریق کہلاتا ہے۔ براہ راست بغیر توسط کسی نبی کے وحی نبوت پانا مستقل یا اصلی یا براہ راست طریق کہلاتا ہے۔ نبوت ناقصہ نبوت ظلّیہ کاملہ طریق حصول کے رُو سے یکساں ہیں مگر بذاتہٖ اپنے اندر بہت فرق رکھتے ہیں۔ نبوت ظلیہ کاملہ و نبوت مستقلہ اصلیہ کو طریق حصول کے رو سے یکساں ہیں مگر بذاتہٖ وہ ایک ہی ہیں۔

۳۶- حضرت مسیح موعود کی نبوت

حضرت مسیح موعود من حیث النبوت کامل نبی تھے اور زمرہ انبیاء میں شامل تھے۔ اور نبوت کی تمام صفات ذاتیہ من کل الوجوہ آپ میں متحقق تھیں۔ لیکن باعتبار اضافی صفات کے ظلی اور غیر شریعی (غیر صاحب شریعت) تھے۔ یعنی مختصر الفاظ میں آپکی نبوت نبوت کاملہ تامہ ظلیہ غیر تشریعیہ تھی۔ نہ ہی تو نبوت جزویہ ناقصہ تھی۔ اور نہ ہی نبوت کاملہ تامہ مستقلہ تھی۔ اور نہ ہی نبوت تشریعیہ (یعنی جس میں شریعت دی جاتی ہے) تھی۔ اور اضافی صفات میں حضرت مسیح موعود بعض انبیاء سے افضل اور بہتر تھے۔ اور خدا کے نبی برحق تھے جیسے کہ فرمایا۔

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ ہاں میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں۔ کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جوے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا × × × " (مکتوب آخری مندرجہ اخبار عام)

۳۷- مسئلہ ختم نبوت

عام لوگوں کے نزدیک "ختم نبوت" مسیح موعود کے نبی اللہ ہونے کے لئے ایک زبردست روک ہے۔ لیکن کیا ہی مزے کی بات ہے کہ وہی ختم نبوت جو کہ عام کے نزدیک مسیح موعود کے نبی اللہ ہونے کے لئے ایک روک خیال کی جاتی ہے۔ وہی ختم نبوت ہمارے نزدیک مسیح موعود کے نبی اللہ ہونے پر نہ صرف ایک ثبوت بلکہ ایک بدیہی اور زبردست دلیل ہے اور نیز وہی ختم نبوت مسیح ناصری کے دوبارہ آنے کے عقیدہ کو پاش پاش کرتی ہے۔ گویا ہمارے لئے ختم نبوة ایک ایسا ہتھیار ہے جو اپنے اندر دشمن کو ہلاک کرنے اور مسیح موعود کو نبی اللہ ثابت کرنے کی دو خاصیتیں رکھتا ہے فالحمد للہ رب العالمین

نبوت کی تعریف پوری پوری ہو چکی یعنی یہ کہ خدا تعالے کے وہ مکالمات جو کثرت سے

پشگوئیوں پر مشتمل ہوں نبوت کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

(اول) مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کا دروازہ کھلا ہے یا نہیں

(دوم) اگر کھلا ہے تو ملہم مصفےٰ غیب پا سکتا ہے یا نہیں۔

(سوم) اگر مصفےٰ غیب پا سکتا ہے تو اسپر نبوت یا رسالت کا اطلاق ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(چہارم) اگر ہو سکتا ہے تو پھر ایسا شخص جسکو کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ سے مشرف کیا جاوے وہ نبی کہلانیکا مستحق ہو سکتا ہے یا نہیں۔

پس سب سے پہلے امکان وحی۔ پھر امکان نبوت۔ پھر امکان شخصیت جو کہ نبی کہلانیکا مستحق ہو۔ کا ثابت کرنا ہمارے لئے ضروری ہے سو وہ مندرجہ ذیل ہے۔

۲۸۔ ختم نبوۃ کے متعلق ہمارا ایمان کیا ہونا چاہیئے

(از مسیح موعود)

"یاد رہے کہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے جو صاحب شریعت ہو۔ یا بلا واسطہ متابعت آنحضرت صلعم وحی پا سکتا ہو۔ بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے۔ اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنیکے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں۔ وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ مگر نبوت شریعت والی نبوت مستقلہ منقطع ہو چکی ہے۔"

(ریویو بر مباحثہ صـ ۷)

۲۹۔ امکان وحی بعد از خاتم النبیین

سب سے پہلے ہمنے یہ ثابت کرنا ہے کہ خاتم النبیین صلعم کے بعد فیض وحی ہو سکتا ہے یا نہیں سو اسکا جواب یہی ہے کہ بیشک ہو سکتا ہے جیسے کہ مسیح موعود نے فرمایا۔

"قرآن شریف مکالمہ مخاطبہ کے سلسلہ کو بند نہیں کرتا۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے یلقی الروح من امرہٖ علیٰ من یشاء من عبادہٖ۔ یعنے خدا جسپر چاہتا ہے اپنا کلام نازل

کرتا ہے اور فرماتا ہے لہم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا یعنے مومنوں کے لئے بشیر الہام باقی رہ گئے ہیں گو شریعت ختم ہو گئی ہے۔ لیکن خدا کا کلام بشارتوں کے رنگ میں قیامت تک باقی ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۰ حاشیہ)

اور نیز فرمایا

"اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء فرمایا گیا اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپ کے بعد دروازہ مکالمات و مخاطبات الٰہیہ کا بند ہے۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ براہ راست خدا تعالیٰ کا فیض وحی پانا بند ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۲)

۴۰۔ امکان نبوۃ بعد از خاتم النبیین

(از مسیح موعود)

"یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کے رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی اور رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصفے غیب کے لئے نبی کا ہونا ضروری ہے۔ اور آیت انعمت علیہم گواہی دیتی ہے کہ اس مصفے غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفے غیب حسب منطوق آیت نبوت و رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے اسلئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

۴۱۔ امکانِ نبی بعد از خاتم النبیین

(از مسیح موعود)

"ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اسکی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسٰے کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے" (براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

اور نیز فرمایا

"یہ دعا کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ پس جبکہ خدا تمہیں تاکید کرتا ہے کہ پانچوقت یہ دعا کرو کہ وہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ تمہیں بھی ملیں۔ پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ کے وہ نعمتیں کیونکر پاسکتے ہو لہذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ تک پہنچانے کے لئے خدا کے انبیاء وقتاً بعد وقت آتے رہیں جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ"۔ (لیکچر سیالکوٹ صـ۳۲)

۴۲۔ ممکن نہیں کہ امت محمدیہ کے تمام افراد نبوت کے مرتبہ عالیہ سے محروم ہیں

(از مسیح موعود)

"پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ (نبوت) سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس (نبوت کے) مرتبہ کو نہ پاتا۔ اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی۔ کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے۔ بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا۔ اور آپکی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی۔ اور ساتھ اسکے وہ دعا جسکا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا۔ اسکا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا"۔ (الوصیت)

۴۳۔ نفی نبوت بعد از خاتم النبیین سے آنحضرۃ صلعم نعوذ باللہ ابتر ٹھہرتے ہیں

(از مسیح موعود)

"غرض اس آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے ایک طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونیکی نفی کی گئی ہے اور دوسرے طور سے باپ ہونیکا اثبات بھی کیا گیا ہے۔ تا وہ اعتراض جسکا ذکر آیت ان شانئک ھو الابتر میں ہے دور کیا جاوے

"ماحصل اس آیت کا یہ ہؤا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو۔ اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو یعنی ایسا صاحب ایک جہت سے تو اُمتی ہو۔ اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اگر اس طور سے بھی تکمیل نفوس مستعدہ امت کی نفی کیجائے تو اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں طور سے ابتر ٹھہرتے ہیں۔ نہ جسمانی طور پر کوئی فرزند اور نہ روحانی طور پر کوئی فرزند اور معترض سچا ٹھہرتا ہے۔ جو آنحضرت صلعم کا نام ابتر رکھتا ہے۔" (ریویو بر مباحثہ صک)

۴۴۔ حضرت نبی کریم کن معنوں میں خاتم النبیین ہیں

(از مسیح موعود)

"وہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں کے رو سے نہیں کہ آئندہ اس سے روحانی فیض نہیں ملیگا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اسکی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اسکی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ ومخاطبہ الہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اسکے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے اُمتی ہونا لازمی ہے۔"

اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مکالمہ ومخاطبہ الہیہ کا فیض اور نبوت دونوں چیزوں کا بعد از خاتم النبیین ملنا ممکن ہے اور دوسرے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک ملہم نبی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ مکالمہ ومخاطبہ کا پانا اور نبوت کا پانا الگ الگ رکھا ہے۔

۴۵۔ حضرت خاتم النبیین کی روحانی تاثیرات

(از مسیح موعود)

"خدا تعالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپکو افاضہ کمال کی مہر دی جو کسی نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین

ٹھہرا۔ یعنی آپکی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپکی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۹)

"میں عیسےٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا یعنے جیسے اسپر خدا کا کلام نازل ہوا۔ ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا۔ اور جیسے اسکی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں۔ میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں۔ بلکہ ان سے زیادہ۔ اور یہ تمام شرف مجھے ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے جسکے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے یعنے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلعم * * ہمنے اس نبی کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں بلکہ تعجب کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔ مجھے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہونیکا کیوں دعویٰ کیا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسےٰ سے بڑھ کر بھی ہو سکتا ہے اندھے کہتے ہیں یہ کفر ہے میں کہتا ہوں کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو پھر کیا جانتے ہو کہ کفر کیا چیز ہے ہا کفر خود تمہارے اندر ہے۔" (چشمہ مسیحی صفحہ ۱۴)

۴۶۔ بعد از خاتم النبیین ایک نبی اللہ کا آنا مقدر ہو چکا ہے

خواہ لاکھ حیلے تراشے جاویں یا کروڑوں حجتیں پیش کی جاویں۔ مگر قرآن شریف اور احادیث نبویہ ہمیں بعد از خاتم النبیین ایک نبی اللہ کے آنے کی بشارت دے رہے ہیں۔ قرآنی شہادت کو غور سے سنیئے۔ مسیح موعود فرماتے ہیں

"(ا) وآخرین منہم لما یلحقوا بہم۔ یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے اور جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا وآخرین من الامۃ بلکہ یہ فرمایا وآخرین منہم اور ہر ایک جانتا ہے کہ منہم کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کیطرف راجع ہے۔ لہذا وہی فرقہ منہم میں داخل ہو سکتا ہے۔ جس میں ایسا رسول موجود ہو۔ کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہو۔ اور خدا نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں

محمد اور احمد رکھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز تجھے قرار دیا ہے (حقیقۃ الوحی ص۷۲)

قرآن شریف میں یہ بھی پیشگوئی ہے۔ وان من قریۃ الانحن ..... الخ یعنے آخری زمانہ میں ایک سخت عذاب نازل ہوگا

۲۔ "وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ثابت ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۶۶)

۳۔ "ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک آخری زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا۔ گویا وہ اسکا ایک ہاتھ ہوگا جس کا نام آسمان پر احمد ہوگا۔ اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائیگا (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۱)

۴۔ "فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ خدا تعالےٰ اپنے غیب پر کسی کو وہ قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بجز اسکے جو اسکا برگزیدہ رسول ہو × × × سو اس کثیر حصہ وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں × × × اسلئے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

۵۔ "ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق ... الخ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے (اشتہار منارۃ المسیح)

۶۔ "انا اعطینٰک الکوثر۔ میں ایک بروزی وجود کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جس کے زمانہ میں کوثر ظہور میں آئے گا۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

نوٹ۔ آنحضرت صلعم کا مظہر ہونا اور آنحضرت صلعم کا بروز ہونا اس بات کو مستلزم ہے۔ کہ وہ مظہر اور وہ بروز لازماً اور وجوباً رسول اور نبی ہو جیسا کہ حوالہ نمبر ۵ و ۶ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

احادیث نبویہ کی شہادت

"احادیث نبویہ میں یہ ایک پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت

میں سے ایک شخص پیدا ہوگا اور عیسیٰ اور ابن مریم کہلائیگا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰)

کتب سابقہ کی شہادت

صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور انجیل اور دانیل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے (تحفہ گولڑویہ)

۷۴۔ حضرت مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا لازمی اور ضروری ہے

حضرت مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ ورنہ نہ مسیح موعود مسیح موعود ہیں۔ اور نہ قرآن خدا کا کلام ہے۔

(دلیل اول) آیت و آخرین منہم میں منہم کا مفہوم متحقق نہیں ہو سکتا جبتک مسیح موعود نبی اللہ اور رسول اللہ نہ ہو (دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

(دلیل دوم) دونوں سلسلوں (یعنی سلسلہ موسوی و محمدی) کا تقابل پورا نہیں ہو سکتا۔ اگر مسیح محمدی مسیح موسوی سے مقابل پر شان نبوت کے ساتھ نہ آوے (دیکھو نزول المسیح صفحہ ۲)

(دلیل سوم) چونکہ آخری زمانہ کے سخت عذابوں کیوقت بموجب آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ ایک رسول کا آنا لازمی اور ضروری ہے جو مسیح موعود ہے لہذا اگر مسیح موعود رسول و نبی نہ ہوں تو آیت کی تکذیب لازم آتی ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

(دلیل چہارم) جس کے ہاتھ پر اخبار منجانب اللہ ظاہر ہونگے بالضرور اسپر مطابق آیت فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول کے مفہوم نبی کا صادق آئیگا (ایک غلطی کا ازالہ) پس مسیح موعود کا بوجہ حامل کثرت وحی و کثرت امور غیبیہ ہونے کے نبی اللہ ہونا لازمی ہے ورنہ تکذیب آیت لازم آئیگی (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰)

(دلیل پنجم) چونکہ مفہوم آیت کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی مسیح موعود پر متحقق ہے لہذا مسیح موعود کا رسول اور نبی ہونا لازمی ہے (دیکھو نزول المسیح صفحہ ۲)

۴۸۔ مسئلہ بروز اور اس کی حقیقت

(از مسیح موعود)

اسلامی اصطلاح میں بروز سے مراد۔ "اسوقت خدا نے جیسا کہ حقوق عباد کے تلف کے لحاظ سے میرا نام مسیح رکھا۔ اور مجھے خو اور بو اور رنگ اور روپ کے لحاظ سے حضرت عیسے مسیح کا اوتار کر کے بھیجا۔ ایسا ہی اس نے حقوق خالق کے تلف کے لحاظ سے میرا نام محمد و احمد رکھا۔ اور مجھے توحید پھیلانے کے لئے تمام خو اور بو اور رنگ اور روپ اور جامہ محمدی پہنا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اوتار بنا دیا۔ میں ان معنوں کے رو سے عیسے مسیح بھی ہوں اور محمد مہدی بھی۔ اور یہ وہ طریق ظہور ہے۔ جس کو اسلامی اصطلاح میں بروز کہتے ہیں سو مجھے دو بروز عطا ہوئے۔ ایک بروز عیسے دبروز محمد" (ضمیمہ رسالہ جہاد ص)

نبیوں کی اصطلاح میں بروز سے مراد۔ "تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں۔ کہ وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے"۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

علماء اسلام کی اصطلاح میں بروز سے مراد۔ "عادت اکثر علماء جاری شدہ کہ او شان نام بروز قدم مے نہند۔ مثلاً می گویند کہ ایں مرد بر قدم موسیٰ است و آں مرد بر قدم ابراہیم است" (لجۃ النور حاشیہ ص)

قرآنی اصطلاح میں بروز سے مراد۔ "ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے جیسا کہ وآیت وآخرین منہم سے ظاہر ہے اس آیت میں ایک لطافت بیان یہ ہے کہ اس گروہ کا ذکر تو اس میں کیا گیا جو صحابہ میں سے ٹھہرائے گئے۔ لیکن اس جگہ اس مورد بروز کا بتصریح ذکر نہیں کیا یعنی مسیح موعود کا جس کے ذریعے وہ لوگ صحابہ ٹھہرے اس ترک ذکر سے یہ اشارہ مطلوب ہے کہ مورد بروز حکم نفی وجود کا رکھتا ہے"۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

حدیثوں کی رو سے بروز کی مراد۔ "حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود کا خلق اور خلق میں ہمرنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اسکا اسم آنجناب کے اسم کے مطابق ہوگا یعنے اسکا نام بھی محمد اور احمد ہوگا × × × × ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس موعود کو اپنا بروز بیان فرمانا چاہتے تھے"۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۹)

بروز کی صفات ضروریہ ۔ (از مسیح موعود) "بروز کے لئے یہ ضرور نہیں کہ بروزی انسان صاحب بروز کا بیٹا یا نواسہ ہو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ روحانیت کے تعلقات کے لحاظ سے شخص مورد بروز صاحب بروز میں سے نکلا ہوا ہو۔ اور ازل سے باہمی کشش اور باہمی تعلق درمیان ہو۔ بروزی تصویر پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص۹)

مختصر الفاظ میں "جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ روحانی حقیقت کے رُو سے میں وہی ہوں۔" (لیکچر سیالکوٹ ص۳۲) یعنی اکمل و اتم طور پر ظہور صفات کا نام بروز ہے۔

۴۹۔ بروز اور فنا فی الرسول میں فرق

(از مسیح موعود)

"نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

اس حوالہ میں فنا فی الرسول اور بروز میں ایک فرق بیان کیا گیا ہے فنا فی الرسول ایک ابتدائی مرحلہ ہے جسکے طے کرنے پر سیرت صدیقی کی چادر پہنائی جاتی ہے وہ انتہائی مقام ہے۔ جہاں پر خدا تعالیٰ کی طرف سے محمدی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے اور بروز وہ انتہائی مقام ہے جہاں پر خدا تعالیٰ کی طرف سے محمدی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے اور اسکا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مقرر کیا جاتا ہے اسکا مقام مقام سے ملنے دیجئے کہ ہو جاتا ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا ہے اور اسکو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور وجود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اسکا وجود ہو گیا۔" (خطبہ الہامیہ)

اور نیز فرمایا۔

"خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد و احمد رکھا ہے۔

اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

اور نیز فرمایا

"خدا نے میرا نام محمد و احمد رکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۷۲)

پس فنا فی الرسول اور بروز میں فرق نمایاں ہے۔ فنا فی الرسول مقام صدیق کا ہے لیکن بروز وہ مقام ہے جبکہ ایک کو مقام مصطفےٰ دیجتبےٰ کی خلعت پہنائی جاتی ہے۔ پس اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پہلے صلحاء امت کا یہ کہنا کہ میں ابراہیم ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ یا میں محمد ہوں وغیرہ وغیرہ۔ یہ محض فنافی الرسول کی حالت میں تھا۔ اور یہ انکا ایک حال تھا۔ لیکن مسیح موعود کا یہ کہنا کہ منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد یہ فنافی الرسول کی حالت سے گزر کر بروزی حالت میں تھا۔ اور فی الحقیقت یہ آپکا مقام تھا اور خدا تعالیٰ نے آپکے وجود کو آنحضرت صلعم کا وجود مقرر فرمایا ہے۔ ع وناں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے۔

۵۰۔ بروز اور تناسخ میں فرق

(از مسیح موعود)

"اگرچہ میں نے اپنی بہت سی کتابوں میں اس بات کی تشریح کر دی ہے کہ میری طرف سے یہ دعویٰ کہ میں عیسیٰ مسیح ہوں اور نیز محمد مہدی ہوں۔ اس خیال پر مبنی نہیں کہ میں درحقیقت حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہوں اور نیز درحقیقت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہوں مگر پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے میری کتابیں غور سے نہیں دیکھیں وہ اس شبہ میں مبتلا ہو سکتے ہیں کہ گویا میں نے تناسخ کے طور پر اس دعوے کو پیش کیا ہے اور گویا اس بات کا مدعی ہوں۔ کہ سچ مچ ان دو بزرگ نبیوں کی روحیں میرے اندر حلول کر گئی ہیں۔ لیکن واقعی امر ایسا نہیں ہے۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے × × × × × × × × × کہ میں وہی اوتار ہوں۔ جو حضرت مسیح کی روحانی شکل اور خو اور بُو اور طبیعت پر بھیجا گیا ہوں اور ایسا ہی میرا نام محمد و احمد رکھا۔ اور مجھے توحید پھیلانے کے لئے تمام خُو اور بُو اور رنگ اور روپ اور جامہ محمدی پہنا کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اوتار بنا دیا۔" (رسالہ جہاد ص۶۰۲)

اب مندرجہ بالا عبارت کو پڑھکر بروز اور تناسخ میں ایک امتیازی فرق معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے

(اول) کسی آدمی کا کسی گذشتہ گزرے ہوئے آدمی کی شکل اور خو اور طبیعت پر ظاہر ہونا بروز کہلاتا ہے۔ لیکن ایک ہی روح کا مختلف شکلوں میں بدلکر واپس پھر پھر آنا تناسخ کہلاتا ہے۔

(دوم) بروز میں صاحب بروز اور مورد بروز روحانی حقیقت کے رو سے گویا ایک ہی ہوتے ہیں۔ تناسخ میں صاحب تناسخ اور مورد تناسخ وجودی حقیقت کے لحاظ سے ایک ہوتے ہیں۔

(سوم) بروز میں مورد بروز حکم نفی وجود کا رکھتا ہے۔ تناسخ میں صاحب تناسخ کا وجود معدوم اور مورد تناسخ کا وجود اصل وجود مانا جاتا ہے۔ پس یہ تین موٹی موٹی امتیازی باتیں ہیں جن سے انسان بروز اور تناسخ میں فرق کر سکتا ہے۔

۱۵۔ اوتار اور نبی آپس میں مترادف المعنی الفاظ ہیں

(از مسیح موعود)

"اور ہندوؤں میں اوتار کا لفظ درحقیقت نبی کے ہم معنی ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۰)

اور نیز فرمایا۔

"واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے ۔ ۔ ۔ اپنے وقت کا اوتار یعنے نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا ۔ ۔ ۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۴)

پس حوالہ مندرجہ بالا کے رو سے مسیح موعود کا یہ فرمانا کہ "میں وہی اوتار ہوں۔ جو حضرت مسیح اور نیز حضرت محمد صلعم اور نیز راجہ کرشن کی روحانی شکل اور خو اور طبیعت پر بھیجا گیا ہوں" (دیکھو رسالہ صفحہ ۳ دیکھو لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۴) صاف اور صریح طور پر یہ معنی رکھتا ہے کہ میں نبی ہوں۔ اور ایسا نبی ہوں جو حضرت مسیح و نیز آنحضرت صلعم اور نیز راجہ کرشن کی روحانی شکل اور خو اور طبیعت رکھنے کی وجہ سے عیسے مسیح اور محمد مہدی اور کرشن رودر گوپال کہلاتا ہوں۔

۵۲- بُروز- مظہر اور اوتار ہم معنی الفاظ ہیں

(از مسیح موعود)

"خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اسکا (کرشن کا) بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔ سو میں کرشن سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں اسکا مظہر ہوں اور اسجگہ ایک اور راز درمیان ہے کہ جو صفات کرشن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ یہی صفات مسیح موعود کے ہیں۔ پس گویا روحانیت کی رُو سے کرشن و مسیح موعود ایک ہی ہیں صرف قومی اصطلاح میں تغائر ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ ص۳۴)

پس اس حوالہ اور پچھلے حوالہ کو ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی۔ بروز۔ مظہر۔ اوتار۔ سب ہم معنی الفاظ ہیں۔ ایک نبی اگر کسی گذشتہ نبی کی خو بُو اور صفات میں مشابہت رکھتا ہو۔ تو اسکو اس نبی کا بُروز کہینگے۔ جیسے کہ ایک ہی درخت کے دو پھل اپنے ذائقہ و اثر میں مشابہت تامہ رکھنے کی وجہ سے ایک دوسرے کے بروز کہلا سکتے ہیں اور اسی طرح حضرت مسیح موعود کا معاملہ ہے۔ حضرت مسیح موعود ایسے نبی ہیں کہ ظہور صفات بیّنہ کے لحاظ سے وہ عیسےٰ مسیح ہیں اور محمد مہدی ہیں پس یہی وجہ ہے کہ حضور نے اپنے آپکو بروزی نبی کہا۔ یعنی ایسا نبی جو روحانی حقیقت کے رُو سے گویا مسیح ناصری اور محمد رسول اللہ ہی ہے یعنے ان سے مشابہت تامہ رکھتا ہے۔

۵۳- بروزی رجعت کی پیشگوئی قرآن شریف سے

"قرآن شریف کی آیت اھدنا الصراط المستقیم ..... الخ صاف کہہ رہی ہے کہ بعینہ یہودیوں کی طرح یہودی پیدا ہو جائینگے۔ اور ایسا ہی نبیوں کا کامل نمونہ ظاہر ہو گا۔ اسی کی طرف سورہ انبیا جزو ۱۷ میں اشارہ ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وحرام علیٰ قریۃ ..... الخ × × × × × × × غرض تمام نبیوں کے نزدیک زمانہ یاجوج ماجوج زمانہ رجعت کہلاتا ہے یعنی رجعت بروزی نہ رجعت حقیقی۔"

(نزول المسیح ص۵)

۵۴- بروزی رجعت کی فلاسفی

(از مسیح موعود)

"رجعت بروزی کی فلاسفی یہ ہے کہ خدا تعالے نے ہر ایک چیز کو ایسی طرز سے بنایا ہے۔ جو اسکی توحید پر دلالت کرے۔ اور اسی وجہ سے خداوند حکیم نے عام عناصر اور اجرام فلکی کو گول شکل پر پیدا کیا ہے کیونکہ گول چیز کے جہات اور پہلو نہیں۔ اسلئے وہ وحدت سے مناسبت رکھتی ہے × × × پس جیسا کہ تمام ہمارہ جنکو خدا تعالے نے پیدا کیا کروی الشکل ہیں ایسا ہی دائرہ خلقت عالم کا بھی کروی الشکل ہے × × × × × تا وحدت خالق کائنات پر دلالت کرے۔ تو اس سے لازم آیا کہ آخری نقاط بنی آدم کے نقاط اولی سے یعنے جہاں سے نقط دائرہ پیدائش بنی آدم شروع ہوتا ہے قریب تر واقع ہوں اور اپنے ظہور اور بروز سے انہیں کی طرف رجوع کریں اور یہی وہ بات ہے جسکو دوسرے لفظوں میں رجعت بروزی کہتے ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۰-۱۳۱ مفصل دیکھو ۱۲۹ تا ۱۳۴)

۵۵- بعد از خاتم النبیین کون نبی کہلا نیکا مستحق ہے؟

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اگر کوئی امتی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کر بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اُسی کا نام پالیا ہو۔ اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں کامل انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائیگا۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

۵۶- بعد از خاتم النبیین نبی کہلانے کے لئے بروز کامل ہونیکی شرط ہے

(از مسیح موعود)

"اور بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے کسی میں یہ طاقت نہیں جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے۔ اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اسلئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی × × ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا۔

اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ بروزی طور کی نبوت و رسالت سے ختمیت کی مہر نہیں ٹوٹتی"۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

۵۷۔ بروز کامل کے لئے نبی ہونا شرط ہے

(از مسیح موعود)

"بروزی تصویر پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے اسلئے ضروری ہے کہ تصویر بروزی میں بھی وہ کمال نمودار ہو" (ایک غلطی کا ازالہ)

پس

مسیح موعود بروز کامل ہونے کی وجہ سے نبی کہلانے کے مستحق ہیں جیسا کہ فرمایا ہے۔

"اور مسیح موعود کی نبوت ظلی ہے کیونکہ بروز کامل ہونے کی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانے کا مستحق ہو گیا ہے"۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳)

گویا دوسرے لفظوں میں بعد از خاتم النبیین نبی ہونا اور بروز کامل ہونا آپس میں لازم ملزوم چیزیں ہیں اگر پہلی نہیں تو دوسری کا ہونا باطل ہے۔ اور دوسری نہیں تو پہلی کا ہونا باطل ہے۔

۵۸۔ حضرت مسیح موعود جامع جمیع کمالات محمدیہ مع نبوۃ محمدیہ تھے

(از مسیح موعود)

"میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے میرا نام محمد و احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ اسی بات کو خوب یاد رکھو کہ میں نبی اور رسول نہیں ہوں باعتبار نئی شریعت نئے نام اور نئے دعوے کے"

(ایک غلطی کا ازالہ)

"لیکن میں نبی اور رسول ہوں باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے"۔ (نزول المسیح صفحہ ۳)

"میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدی کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

"ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا"

۵۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ماننا فرض ہے

(از مسیح موعود)

"جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان لانا فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ ایک بعث محمدی۔ دوسرا بعث احمدی۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۶)

"ہر ایک نبی کا ایک بعث ہے مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔ اور اس پر نص قطعی آیت کریمہ واخرین منھم لما یلحقوا بھم ہے" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴)

۶۰۔ آنحضرت صلعم کے دوسرے بعث کی کیوں ضرورت پیش آئی

(از مسیح موعود)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو بعث مقدر تھے (۱) ایک بعث تکمیل ہدایت کے لئے (۲) دوسرے بعث تکمیل اشاعت کے لئے × × × × × × × اسلامی اقبال کے زمانہ کے دو حصے کئے گئے (۱) ایک تکمیل ہدایت کا زمانہ جس کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے لیظہرہ علی الدین کلہ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسا کہ یہ فرض تھا کہ بوجہ ختم نبوت تکمیل ہدایت کریں ایسا ہی بوجہ عموم شریعت یہ بھی فرض تھا کہ تمام دنیا میں تکمیل اشاعت بھی کریں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگرچہ تکمیل ہدایت ہو گئی جیسا کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور نیز آیت یتلوا صحفاً مطھرۃً فیھا کتب قیمۃ اس پر گواہ ہے۔ لیکن اس وقت (بوجہ عدم حصول ذرائع اشاعت) تکمیل اشاعت ہدایت غیر ممکن تھی × × × × × × سو اس وقت (جبکہ تمام ذرائع اشاعت مہیا ہیں)

"حسب منطوق آیت واخرین منہم اور نیز حسب منطوق آیت قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی"۔
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۹ تا ۱۰۱)

۶۱۔ آنحضرت صلعم دوسرے بعث میں بھی نبی ہی ہونگے

(از مسیح موعود)

(۱) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے۔ ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے"۔ (خطبہ الہامیہ)

(۲) "یہ امر نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہے کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض صحابہؓ پر جاری تھا ایسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا"۔
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴)

(۳) "جس نے اس بات سے انکار کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار سے تعلق نہیں رکھتی۔ جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی۔ تو اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت بہ نسبت ان سالوں کے ان دنوں میں اقوی اشد اور اکمل ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہے"۔
(خطبہ الہامیہ)

"اور اسکا ظہور نبی مصطفےٰ کا ظہور مانا گیا ہے اور اسکا زمانہ رسول کریم کے زمان معراج کا منتہا اور خیر الوریٰ کی روحانی تجلی کا آخری سر اشمار کیا گیا ہے اور جہاں کے پروردگار کا یہ ایک پختہ وعدہ تھا"۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۰۰)

پس جب کہ مسیح موعود کا ظہور ایک نبی کا ظہور ہے اور نبی بھی ایسا جسکا ثانی دنیا میں پیدا نہیں ہوا۔ یعنی افضل الانبیاء وخاتم الانبیاء نبی مصطفےٰ کا ظہور ہے تو مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ ورنہ دوسرے لفظوں میں یا تو مسیح موعود کے مظہر اتم ہونے سے انکار کرنا پڑیگا۔ اور یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی اللہ ہونے سے منکر ہونا پڑیگا (نعوذ باللہ من ذالک)

۶۲- مسیح موعود پر آنحضرت صلعم کا بعثت دوم موقوف ہے

(از مسیح موعود)

"ضرور ہے کہ مہدی معہود اور مسیح موعود جو مظہر تجلیات محمدیہ ہے۔ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعث دوم موقوف ہے وہ چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہو۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۵)

۶۳- مسیح موعود کو نبی اللہ نہ ماننے سے حضرت نبی کریم کی نبوۃ باطل ہوتی ہے

(از مسیح موعود)

"خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا ہے۔ اور اسکو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہانتک کہ میرا وجود اسکا وجود ہو گیا پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور جس نے مجھ میں اور محمد مصطفےٰ میں فرق کیا اسنے نہ ہی مجھے دیکھا اور نہ ہی مجھے پہچانا۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۰-۱۷۱)

پس مسیح موعود اس حوالہ میں اپنے مقام کو مقام مصطفےٰ و مجتبےٰ کا بیان فرماتے ہیں جبھی تو یہ فرمایا۔ کہ جس نے مجھ میں اور محمد مصطفےٰ میں فرق کیا اسنے نہ ہی مجھے دیکھا اور نہ ہی مجھے پہچانا۔" اسلئے مسیح موعود کا بوجہ مورد بعث ثانی ہونے کے نبی اللہ ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ اگر مسیح موعود کو نبی اللہ نہ مانا جائے تو (اول) حضرت نبی کریم کی نبوت باطل ہوتی ہے (دوسرے) حضرت نبی کریم کی ذات بابرکات پر ایک سیاہ دھبا عائد ہوتا ہے۔ کہ بجائے درجات میں ترقی کرنے کے آپ دوسری بعث میں نعوذ باللہ نبی سے غیر نبی ہو گئے (سوم) حضرت مسیح موعود کا مورد بعث ثانی ہونا باطل ہوتا ہے اگر آپ نبی اللہ نہ ہوں۔ پس اس بات کو خوب ہی ذہن نشین کرنا چاہئے کہ مسیح موعود کو غیر نبی سمجھنا نعوذ باللہ حضرت نبی کریم کے نبی اللہ ہونے سے انکار کرنا ہے۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے الگ نہیں ہو سکتا۔ اور ظل کا نقص اصل کے ناقص ہونے پر بدیہی دلیل ہے۔ فتدبروا

۶۴- حضرت مسیح موعود کی پچیس امتیازی خصوصیات

حضرت مسیح موعود کو بہت سی ایسی خصوصیات حاصل ہیں جو آپکو تمام افراد امت محمدیہ سے خصوصًا

اور بعض انبیاء بنی اسرائیل سے عموماً ممتاز کرتی ہیں۔ اس بارے میں موٹی موٹی پچیس خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

پہلی خصوصیت – آپ نبی اللہ ہیں اور امت محمدیہ میں یہ خطاب کسی اور کو حاصل نہیں جیسے کہ فرمایا
"پس اس وجہ سے نبی کہلانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" (حقیقۃ الوحی)

دوسری خصوصیت – قرآن کی آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الخ خاص آپ کے لئے ہے جیسے کہ فرمایا۔
"مجھے بتلایا گیا تھا کہ تو ہی اس آیت کا مصداق ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الخ"
(اعجاز احمدی)

تیسری خصوصیت – سورہ تحریم کی پیشگوئی خاص مسیح موعود کے لئے ہے جیسے کہ فرمایا۔
"قرآن شریف کی اس آیت کا بجز میرے کوئی دنیا میں مصداق نہیں۔ پس یہ پیشگوئی سورہ تحریم میں خاص میرے لئے ہے۔ × × × × اس تمام امت میں وہ میں ہی ہوں۔ میرا ہی نام خدا نے پہلے مریم رکھا۔ بعد اسکے میری ہی بعثت پر یہ کہا کہ ہم نے مریم میں اپنی روح پھونکی۔ اور پھر روح پھونکنے کے بعد مجھے ہی عیسیٰ قرار دیا۔ پس اس آیت کا میں ہی مصداق ہوں" (حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۳۳۸)

چوتھی خصوصیت – صرف آپ ہی بروز محمد صلعم تھے جیسے کہ فرمایا۔
"میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت واٰخرین منھم بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے میرا نام محمد و احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے × × × ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا" (ایک غلطی کا ازالہ)

پانچویں خصوصیت – صرف آپ ہی خاتم الاولیاء و خاتم الخلفاء ہیں۔ جیسے کہ فرمایا
"میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرتا ہوں۔ جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالے تھے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر ترقیات اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ اور یہ میرا قدم ایسے منارہ پر ہے

جو اسپر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۰)

چھٹی خصوصیت۔ صرف آپ ہی جری اللہ فی حلل الانبیاء تھے جیسا کہ فرمایا۔

وحی الٰہی جری اللہ فی حلل الانبیاء کا مطلب یہ ہے کہ آدم سے لیکر اخیر تک جس قدر انبیاء علیہم السلام خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا میں آئے ہیں خواہ وہ اسرائیلی ہیں یا غیر اسرائیلی ان سب کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اس عاجز کو کچھ دیا گیا ہے × × × ہر ایک نبی کی فطرت کا نقش میری فطرت میں ہے۔

ساتویں خصوصیت۔ صرف آپ ہی حدیث لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس کے مصداق ہیں (براہین احمدیہ صفحہ ۹۰) چنانچہ فرمایا۔

اگر کوئی یہ کہے کہ کسطرح معلوم ہوا کہ حدیث لو کان الایمان معلقاً بالثریا ... الخ اس عاجز کے حق میں ہے اور کیوں جائز نہیں کہ امت محمدیہ میں سے کسی اور کے حق میں ہو تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ دعوے امت محمدیہ میں ابتک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا۔ اور خدا تعالےٰ نے میرا یہ نام رکھا اور خدا کی وحی سے صرف میں ہی اس نام کا مستحق ہوں۔" (حقیقۃ الوحی)

آٹھویں خصوصیت۔ صرف آپ ہی خدا تعالےٰ کی طرف سے کل داخلی و خارجی اختلافات کا فیصلہ کرنے کے لئے حکم و عدل مقرر ہوئے دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۳۔۴۴"

نویں خصوصیت۔ مسیح موعود و مہدی معہود ہونا محتاج بیان نہیں۔

دسویں خصوصیت۔ قرآن کی تمثیلی پیشگوئی کے مطابق ذوالقرنین ہونا۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۹۶

گیارہویں خصوصیت۔ حضرت مسیح ابن مریم سے تمام شان میں بڑھکر ہونا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵ اور فرمایا خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی شان میں بہت بڑھکر ہے۔"

بارہویں خصوصیت۔ آپکا مجدد الف آخر ہونا۔ دیکھو لیکچر سیالکوٹ

تیرھویں خصوصیت۔ آپ کے ہاتھ پر خدا تعالےٰ نے اتنے نشانات ظاہر کئے کہ اولیاء امت محمدیہ تو درکنار کئی انبیاء سابقین کو بھی نہیں دیئے گئے۔ اسکے لئے دیکھو نزول المسیح صفحہ ... اور چشمہ معرفت۔ چنانچہ فرمایا۔

خدا تعالےٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں۔ اسقدر نشان

"دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جاویں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔"

(چشمہ معرفت ص۳۱۷)

چودھویں خصوصیت۔ صرف آپ نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر وحی پائی جیسے کہ فرمایا

"سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جسکو اپنے نبی کریم کے نمونے پر وحی اللہ پانے

میں تئیس برس کی عمر دی گئی۔" (اربعین ۴ ص۳۲)

پندرھویں خصوصیت۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف آپکو ہی سلام کہا۔ اور

یدفن معی فی قبری سے برزخ میں ایک مقام پر ہونے کی اطلاع دی۔ دیکھو خطبہ الہامیہ

و نزول المسیح ص۳۰۲

سولھویں خصوصیت۔ آپ ہی کے عہد میں وہ خسوف و کسوف ہوا جو خلق زمین و آسمان سے

ابتک کسی مدعی رسالت کے عہد میں نہ ہوا تھا۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی ص۱۹۶)

سترھویں خصوصیت۔ آپ نے کسر صلیب عین غلبہ صلیب کے وقت کی اور اسکے لئے ایسا علم کلام

ایجاد کیا اور وہ اصول بنائے کہ ۱۳۰۰ برس پیغمبری میں آجتک کسی نے بھی ایسا کلام پیش نہیں کیا

اٹھارہویں خصوصیت۔ آپ بموجب الہام الٰہی آیت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق۔ اس

مقام پر نازل ہوئے ہیں جسکو انسانوں میں سے کوئی بھی نہیں جانتا۔ جیسے کہ فرمایا۔

"میں اپنے رب سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں جسکو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا۔ اور

میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے۔ قطع نظر اس سے کہ عام لوگوں کو اس

سے کچھ اطلاع ہو سکے اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے ناخنوں سے بہت دور تر ہے

اور میرے اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آسکتی۔" (خطبہ الہامیہ ص۱۸)

انیسویں خصوصیت۔ صرف آپکا ہی نام خداتعالےٰ نے اپنی وحی میں احمد رکھا ہے جیسے کہ

فرمایا۔ "میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام

مت دو۔" (خطبہ الہامیہ ص۲۰)

بیسویں خصوصیت۔ آپکو دو کے عدد سے خاص مناسبت ہے یعنے آپکی ذات میں بہت سارے

امور میں دو باتوں کا مشترک ہونا پایا جاتا ہے۔ جیسے کہ ذیل سے ظاہر ہے۔

(۱) آپ مجدد صدی بھی تھے اور مجدد الف آخر بھی تھے۔

(۲) آپکی پیدائش دو صدیوں میں اشتراک رکھتی تھی۔ اور کسی قوم کی مقرر کردہ صدی ایسی نہیں ہے جس میں آپکی پیدائش اُس قوم کی دو صدیوں پر مشتمل نہیں۔ (دیکھو براہین ۵۵۸)

(۳) آپ کے دو نام خداتعالےٰ نے رکھے تھے ایک غلام احمد دوسرے احمد۔ ایک مریم اور دوسرے عیسےٰ۔

(۴) آپ کی دو حیثیتیں تھیں۔ ایک اُمّتی ہونے کی اور دوسری نبی ہونے کی۔

(۵) آپکی پیدائش دو خاندانوں سے اشتراک رکھتی تھی۔ اسرائیلی و اسماعیلی

(۶) آپکے عہد میں دونوں چاند و سورج کو ایک ہی ماہ میں گرہن ہُوا۔

(۷) آپ دو زرد رنگ والی چادروں میں نازل فرما ہوئے

(۸) آپ کا نزول دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہُوا۔

(۹) آپ کے وقت دو نمازیں جمع کی گئیں۔ ظہر و عصر اور شام و عشا

(۱۰) آپ خصوصیت سے دو انبیاء یعنی حضرت مسیح اور حضرت نبی کریم صلعم کے وارث اور مظہر یعنی بروز اتم و اکمل تھے

اکیسویں خصوصیت۔ "غرض آنے والے مصلح کے لئے جو خاتم المصلحین ہے۔ دو جوہر عطا کئے گئے ہیں۔ ایک علم الہدیٰ جو مہدی کے اسم کی طرف اشارہ ہے جو مظہر صفت محمدیت ہے اور دوسرا تعلیم دین الحق جو انفاس شفابخش مسیح کی طرف اشارہ ہے × × اور مہدی آخرزمان کے لئے جسکا دوسرا نام مسیح موعود بھی ہے بوجہ ذوالبروزین ہونے کے ان دونوں صفتوں کا کامل طور پر پایا جانا ازبس ضروری ہے" (اربعین ۲ صفحہ ۱۰-۱۱)

بائیسویں خصوصیت۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے وہ وقت آتا ہے کہ تیرے باپ دادا کا ذکر کوئی نہیں کریگا اور ابتدا سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا (اور یہی انبیاء اور مامورین عظام میں خداتعالیٰ کی عادت ہے) (اربعین ۳)

تئیسویں خصوصیت۔ آپ عیسیٰ مسیح بھی تھے اور محمد مہدی بھی تھے۔ آپ قمر بھی تھے اور شمس بھی تھے۔ آپ محمد رسول اللہ صلعم کی خلافت کے ایک خلیفہ بھی تھے اور بوجہ بروز کامل ہونے کے خود

بھی جداگانہ خلافت کے صاحب بھی ہیں۔ الغرض آپکو مرکب نام مرکب حیثیت اور مرکب شان عطا ہوئی تھی جس میں اور کوئی نبی یا کوئی غیر نبی خلیفہ ہرگز ہرگز شریک نہیں۔

چوبیسویں خصوصیت۔ ابتداء آفرینش سے لیکر آجتک مسیح موعود سب انبیاء اور اولیاء اللہ کا موعود تھا۔ اور تمام انبیاء کا موعود ہونا ایک ایسی شان ہے کہ اولیاء اور صلحاء امت تو ایک طرف بہت سے انبیاء بھی یہ خصوصیت ہرگز ہرگز اپنے اندر نہیں رکھتے۔ مگر مسیح موعود میں یہ ایک خاص خصوصیت ہے کہ وہ کل دنیا کے انبیاء کا موعود ہے۔

پچیسویں خصوصیت۔ مسیح موعود اپنے زمانہ کا صرف اکیلا آپ ہی ہادی سب دنیا کا تھا۔ جیسے کہ فرمایا۔

"پہلے زمانوں میں بعض رسولوں کی تائید میں اور رسول بھی اس زمانہ میں ہوئے تھے جیسے کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ ہارون لیکن خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء اس طریق سے مستثنیٰ ہے اور جیسے آنحضرت صلعم کے ساتھ دوسرا کوئی مامور اور رسول نہیں تھا اور تمام صحابہ ایک ہی ہادی کے پیرو تھے۔ اسی طرح اسجگہ بھی ایک ہی ہادی کے سب پیرو ہیں کسی کو دعوٰے نہیں پہنچتا کہ وہ نعوذ باللہ رسول کہلائے۔" (دافع البلاء ص۲۳)

۶۵۔ حضرت مسیح موعود کے نبی اللہ ہونے پر چند زبردست دلائل

(اول) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنیوالے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا۔ اور میرے عہد پر ہوگا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمامتر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور میرا قدم ایک ایسے منار پر ہے جو اسپر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔" (خطبہ الہامیہ ص۳۵)

پس اس سے مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا لازم آیا کیونکہ آپ اس مقام پر ہیں جس کے اوپر اور کوئی مقام نہیں۔ اور انسانی ترقی کی حد صرف مقام نبوت ہی ہے جو اسکی تمامتر قوت اور ترقی مسیح میں متحقق ہے

لہذا مسیح موعود کا ہونا لازم آیا۔

(دوم) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "میں منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۱۲) پس اس سے بھی مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا لازم آیا۔ کیونکہ منعم علیہ گروہ قرآنی اصطلاح میں نبی صدیق شہید صالح کا ہے (دیکھو سورہ مائدہ) اور اس گروہ میں سے فرد اکمل نبی ہوتا ہے۔

(سوم) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی شان میں بہت بڑھکر ہے۔" (دافع البلاء) پس مسیح ناصری سے تمام شان میں بڑھکر ہونا یہ اس بات کو مستلزم پڑا ہوا ہے کہ مسیح موعود بھی نبی اللہ ہوں۔ ورنہ دعوٰی باطل ہے۔

(چہارم) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلعم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کرکے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۰) پس اس سے بھی مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا لازم آیا کیونکہ ظاہر ہے کہ حضرت نبی کریم نبی ہیں اور انکا بروزی صورت میں ویسا ہی مبعوث ہونا جیسا کہ پہلے تھے ظاہر کرتا ہے کہ مسیح موعود مورد بعثت ثانی ہونے کی وجہ سے لازمی اور ضروری طور سے نبی اللہ ہیں۔ ورنہ یا تو مسیح موعود کا مورد بعثت دوم ہونا باطل ہے۔ اور یا نعوذ باللہ حضرت نبی کریم کا نبی اللہ ہونا باطل ہے۔

(پنجم) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "خدا تعالٰے نے میری وحی۔ میری تعلیم اور میری بیعت کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔" (اربعین ۴ ص۷) پس یہ اس امر کی زبردست دلیل ہے کہ مسیح موعود نبی اللہ تھے۔ کیونکہ آجتک کسی غیر نبی کی وحی و تعلیم و بیعت کو خدا تعالٰے نے اپنی وحی کے ذریعہ مدار نجات نہیں ٹھہرایا۔

(ششم) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حَکَم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔" پس ہر ایک حال میں اپنے آپکو حَکَم ٹھہرانا اس امر کی دلیل ہے کہ مسیح موعود واقعی نبی اللہ تھے۔ ورنہ آجتک کوئی غیر نبی خدا کے حکم سے حَکَم و عدل مقرر نہیں ہوا۔ حَکَم و عدل ہونا نبی کی ہی شان ہے غیر نبی کی شان نہیں

(ہفتم) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے جس نے مجھے اس زمانہ میں مسیح موعود کرکے بھیجا۔ اسکے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں اور نہ زمین میں۔ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم

اور خذلان میں گرفتار ہے۔" پس اس سے بھی لازم آیا کہ مسیح موعود نبی اللہ ہیں۔ جب سوائے مسیح موعود کے پیش کردہ خدا کے اور کوئی خدا ہی نہیں اور دوسری طرف خدا تعالے کا آئینہ مسیح موعود ہے۔ پس اس سے یہی لازم آیا کہ مسیح موعود نبی اللہ ہیں۔ ورنہ ایک غیر نبی میں یہ ہرگز قدرت و طاقت نہیں کہ سوائے اپنے پیش کردہ خدا کے سب دوسروں کے خداؤں کو رد کر دیوے۔

(ہشتم) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "اگر تمام خلفاء امت محمدیہ کو نبی کے نام سے پکارا جاتا۔ تو امر ختم نبوت مشتبہ ہو جاتا۔ اور اگر کسی ایک فرد کو نبی کے نام سے پکارا نہ جاتا تو عدم مشابہت کا اعتراض باقی رہ جاتا۔ کیونکہ موسیٰ کے خلفاء نبی ہیں اسلئے حکمت الٰہیہ نے یہ تقاضا کیا کہ پہلے سب خلفاء کو برعایت ختم نبوت بھیجا جائے اور انکا نام نبی نہ رکھا جاوے اور یہ مرتبہ انکو نہ دیا جاوے تا ختم نبوت پر یہ نشان ہو پھر آخری خلیفہ یعنے مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جائے تا خلافت کے امر میں دونوں سلسلوں کی مشابہت ثابت ہو۔" (تذکرۃ الشہادتین صہ ۴۳) پس چونکہ مسیح موعود کو مسیح ناصری سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ ہے۔ دیکھو کشتی نوح۔ اسلئے لازم آیا کہ مسیح موعود بھی مسیح ناصری کے بالمقابل شان نبوت کے ساتھ آوے تا تقابل پورا ہو جاوے۔ دیکھو نزول المسیح صہ ۴۰۳)

(نہم) از مسیح موعود "جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر۔ مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔" (تحفہ گولڑویہ صہ ۱۸) پس آپکا اپنی جماعت کو غیروں سے الگ رہنے کی تاکید کرنا اور انکے پیچھے نمازیں پڑھنا اور انکو اپنی لڑکیاں دینا حرام کرنا اس امر کی پوری دلیل ہے کہ آپ یعنی مسیح موعود نبی اللہ ہیں۔ ورنہ کوئی غیر نبی ایسا نہیں کر سکتا۔

(دہم) از مسیح موعود) "نبوت کی شکست و ریخت جس قدر ہو چکی ہے اب خدا تعالے ان میرے تازہ معجزات اور پیشگوئیوں سے سب کی مرمت کر رہا ہے۔" (نزول المسیح صہ ۷۴) پس یہاں سے بھی مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا ثابت ہوا۔ کیونکہ خدا تعالے کا قول و فعل اور اسکی نصرت و تائید اس امر کو پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ مسیح موعود واقعی نبی اللہ تھے کیا کوئی ایسی نظیر دنیا میں ہے۔ جس کے نشانات تو خدا تعالے اپنی کمیت و کیفیت و ثبوت کے لحاظ سے تمام انبیاء سے باستثناء نبی کریم افضل قرار دیوے (دیکھو نزول المسیح صہ ۹۱) بلکہ بطور افضل قرار دیوے (دیکھو چشمہ معرفت صہ ۳۱۷) اور وہ خود نبی نہ ہو۔ و ہذا بہتان عظیم۔ و نعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

پس یہ دس زبردست دلائل ہیں جن سے مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا لازم آتا ہے کیا کوئی ہے جو ان باتوں کا رد کر سکے۔ اسکے علاوہ اور بہت ہی زبردست دلیل آپ کے نبی ہونے پر مندرجہ ذیل ہے۔ از مسیح موعود

"تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے بجز اس مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں باستثنائے آنحضرت صلعم × × × سچا شفیع میں ہوں جو اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اسکا ظل"۔ (دافع البلاء صفحہ ۱۳)

پس اپنے آپکو سچا شفیع قرار دینا اس امر کی کافی سے بڑھکر زبردست دلیل ہے کہ مسیح موعود واقعی نبی اللہ تھے۔

تیس ایسے حوالے جنمیں صریح طور سے مسیح موعود نے اپنے آپکو نبی اللہ کہا

منجملہ ہزارہا کھلی کھلی تحریروں کے جن میں مسیح موعود نے اپنے نبی اللہ ہونے کا کھلے لفظوں میں اقرار کیا۔ اسوقت صرف تیس ۳۰ حوالے ذیل میں درج کئے گئے ہیں۔ وہو ہذا

(۱) "نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰)

(۲) "پس خدا نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا تب وہ وقت آیا کہ انکو اپنے جرائم کی سزا دیجائے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۰۲)

(۳) "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے × × × کہ اسنے میرا نام نبی رکھا ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(۴) "وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴)

(۵) "وآخرین منہم لما یلحقوا بہم۔ یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۶)

(۶) "صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

(۷) "جبکہ میںنے ثابت کر دیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا۔ اور آنیوالا مسیح میں ہوں۔ تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے اسکو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہیئے کہ آنیوالا مسیح کچھ چیز ہی نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حکم جو کچھ ہے پہلا ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵)

(۸) "میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور الانبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۸)

(۹) "میں رسول اور نبی ہوں باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں۔ جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۳ حاشیہ)

(۱۰) "ایسا ہی خدا نے اور اسکے رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالے کے نبیوں نے اسکی تعریف کی ہے اور اسکو تمام انبیاء کی صفات کا مظہر ٹھہرایا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۸)

(۱۱) "اسکے فیصلہ کے لئے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا۔ وہ قرنا کیا ہے۔ وہ اسکا نبی ہوگا۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۶)

(۱۲) "اسطرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔" (براہین صفحہ ۱۸۹)

(۱۳) "خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے قادیان کو اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ یہ اسکے رسول کا تختگاہ ہے سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء)

(۱۴) میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا تھا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر صدیق کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بھی بہتر ہے۔" (مجموعہ اشتہارات صفحہ ۳۳۷)

(۱۵) "صحیح بخاری۔ صحیح مسلم اور انجیل اور دانیل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں جہاں میرا ذکر ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے۔" (اربعین ۳ صفحہ ۲۵)

(۱۶) "اور حدیثوں سے صاف طور سے ثابت ہے کہ اگرچہ مسیح موعود ایک شخص امت میں سے ہے مگر انبیاء کی اس میں شان ہے پھر ایسے شخص کے حق میں صلوٰۃ اور سلام کیوں غیر موزون اور غیر محل ہے × × × خدا سے ڈرو اور سمجھو کہ جس شخص کو مسیح موعود کر کے بیان کیا گیا ہو وہ کچھ معمولی آدمی نہیں بلکہ خدا کی کتابوں میں اسکی عزت انبیاء علیہم السلام کے ہم پہلو رکھی

گئی ہے۔" (اربعین ص۲۲)

(۱۷) "ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونیکا دعویٰ کرتا ہے اور اسکا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

(۱۸) "میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص۵)

(۱۹) "اس واسطہ کو ملحوظ رکھکر اور اس میں ہو کر اور اسکے نام محمد و احمد سے مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

(۲۰) "جاہل مخالف میری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول ہونیکا دعوے کرتا ہے۔ مجھے ایسا کوئی دعویٰ نہیں ہیں اس طور سے جو وہ خیال کرتے ہیں نہ نبی ہوں نہ رسول ہوں ہاں میں اسطور سے نبی ہوں جس طور سے ابھی ہمنے بیان کیا × × × مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص۱۲)

(۲۱) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔" (آخری خط مندرجہ اخبار عام)

(۲۲) "میں اسوجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی و عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہیں ہو سکتے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

(۲۳) "پس اسی بناپر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانے میں کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب مجھے ہی عطا کی گئی ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

(۲۴) الہام جری اللہ فی حلل الانبیاء جسکا ترجمہ ہے۔ خدا کا رسول نبیوں کے لباس میں اس الہام میں میرا نام رسول بھی رکھا گیا ہے اور نبی بھی۔ پس جس شخص کے خود خدا نے یہ نام رکھے ہوں۔ اسکو عوام میں سے سمجھنا کمال درجہ کی شوخی ہے۔" (ایام الصلح ص۷۵)

(۲۵) "ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں دراصل یہ نزاع لفظی ہے خدا تعالےٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھکر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں۔" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۲۶) "جو شخص مجھے قبول کرتا ہے وہ تمام انبیاء اور انکے معجزات کو بھی نئے سرے سے قبول کرتا ہے × × × خدانمائی کا آئینہ میں ہوں۔" (نزول المسیح ص۸۴)

(۲۷) "جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں میں اس پر قائم ہوں اسوقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔" (آخری خط)

(۲۸) "میرا یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے میں × × × نبی ہوں۔" (حقیقۃ الوحی ص۳۹)

(۲۹) "میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی تا ہمارے سید آقا کی پیشگوئی پوری ہو کہ آنیوالا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔" (آخری خط)

تیس ایسے حوالے جن سے مسیح موعود کا صریح طور سے نبی اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے

(از مسیح موعود)

(۱) "آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ... الخ رسول سے اسجگہ آنحضرت صلعم بھی مراد ہیں اور مسیح موعود بھی مراد ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ص۹۸)

(۲) "کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ یعنی خدا نے ابتدا سے لکھ چھوڑا ہے کہ وہ اور اسکے رسول ہمیشہ غالب رہینگے پس چونکہ میں اسکا رسول یعنے فرستادہ ہوں × × × اسلئے جیسا کہ قدیم سے یعنے آدم سے لیکر آنحضرت صلعم تک ہمیشہ اس آیت کا مفہوم سچا نکلتا رہا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلیگا۔" (نزول المسیح ص۳۲)

(۳) "میں جانتا ہوں کہ خدا ضرور میری تائید کریگا۔ جیسا کہ ہمیشہ سے اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

(۴) "اگر مجھے ٹھٹھا کیا گیا تو یہ نئی بات نہیں دنیا میں کوئی رسول نہیں آیا جسے ٹھٹھا نہ کیا گیا جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون" (چشمہ معرفت صـ ۳۱۹)

(۵) "اسجگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے کیونکہ خدا کے نبی اسکی صور ہوتے ہیں۔" (چشمہ معرفت صـ ۷۷)

(۶) "آپ برائے خدا میری کتاب نور الحق حصہ دوم غور سے پڑھو اور دیکھو کہ کسقدر مدت دراز سے طاعون کے آنیکی پیشگوئی موجود ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔" (حقیقۃ الوحی صـ ۳۳۶)

(۷) "اگر میری نسبت تمہیں کچھ شک ہے تو مجھے جسطرح چاہو آزمالو۔ اور خدا کے اس قانون کو جو رسولوں کے حق میں جاری ہے مت بھلاؤ۔" خطبہ الہامیہ صـ ۱۲۵

(۸) "اے دشمنوں کے گروہ! کیا کچھ آرزو تمہارے دل میں باقی ہے جو چاہتے ہو کہ پھر دوسری دفعہ میرے جیسے دوسرے شخص مسیح ناصری کی تکفیر اور تفسیق کرو۔" (خطبہ الہامیہ صـ ۱۴۰)

(۹) "خدا تعالیٰ کا کوئی معاملہ مجھ سے ایسا نہیں جس میں کوئی نبی شریک ہو اور کوئی اعتراض میرے پر ایسا نہیں کہ کسی اور نبی پر وہی اعتراض وارد ہوتا ہو۔ پس ایسے شخص جو میرے پر اعتراض کرنیکے وقت یہ بھی نہیں سوچتے کہ یہی اعتراض بعض اور نبیوں پر بھی وارد ہوتا ہے وہ سخت خطرناک حالت میں ہیں اور اندیشہ ہے کہ دہریہ ہو کر نہ مریں۔" (حقیقۃ الوحی صـ ۱۲۵)

(۱۰) "شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نواہی بیان کئے۔ اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا × × میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی × × اور خدا تعالیٰ نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو لوگوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا ہے۔" (اربعین ۴ صـ ۶)

(۱۱) "اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں کی تاخیر ہو جاتی۔ میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔" (حقیقۃ الوحی صـ ۱۶۵)

(۱۲) "میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔ اور جس کی سچائی اسکے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

(۱۳) "اور جیسا کہ وحی تمام انبیاء علیہم السلام کی حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک از قبیل اضغاث احلام و حدیث النفس نہیں۔ ایسا ہی یہ وحی بھی ان شبہات سے پاک و منزہ ہے اور اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو ہوئی تھی معجزات اور پیشگوئیاں ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس جگہ اکثر گذشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیشگوئیاں موجود ہیں۔ بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیشگوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں۔" (نزول المسیح ص۸۱-۸۲)

(۱۴) "تمام نبیوں کی پیشگوئیوں میں، ایسا ہی میری پیشگوئیوں میں بعض اجتہادی دخل بھی ہوتے ہیں × × × کبھی نبی کی وحی خبر واحد کی طرح ہوتی ہے اور معہذا لک مجمل ہوتی ہو اور کبھی وحی ایک امر میں کثرت سے اور واضح ہوتی ہے پس میں اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ کبھی میری وحی بھی خبر واحد کی طرح ہو اور مجمل ہو × × اس بات میں تمام انبیاء شریک ہیں۔" (لیکچر سیالکوٹ ص۳۳)

(۱۵) "ہر ایک نبی کی سچائی تین طریقوں سے پہچانی جاتی ہے × × × اور خدا نے یہ تینوں علامتیں میری تصدیق کے لئے ایک ہی جگہ جمع کر دی ہیں۔" (لیکچر سیالکوٹ ص۳۴)

(۱۶) "نبیوں کی شفاعت سے کسکو انکار ہے۔ حضرت موسٰی کی شفاعت سے کئی مرتبہ بنی اسرائیل بھڑکتے ہوئے عذاب سے نجات پا گئے اور میں خود اس میں صاحب تجربہ ہوں × × میری شفاعت سے بعض مصائب اور امراض کے مبتلا اپنے دکھوں سے رہائی پا گئے۔" (لیکچر سیالکوٹ ص۳۴)

(۱۷) "پس یہی معنے آیت واذا الرسل اقتت کے ہیں جن کو خدا تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے اور یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ رسولوں کی آخری میزان ظاہر کرنیوالا یہ مسیح موعود ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ص۹۱)

(۱۸) "حق تعالیٰ "اٰخرین منہم" کے قول میں اشارہ فرماتا ہے کہ مسیح موعود کی جماعت صحابہ میں کی ایک جماعت ہے اور ان میں اور ان کے رکھنے میں کوئی فرق نہیں۔ اور یہ مرتبہ مسیح موعود کی جماعت کو ہرگز حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انکے درمیان قدسی قوت اور اپنے روحانی افاضہ کیساتھ موجود نہ ہوں۔ جیسے کہ صحابہ میں موجود تھے۔ یعنی مسیح موعود کے واسطہ سے کیونکہ وہ نبی کریم کا مظہر یا آنجناب کے لئے حلہ کی مانند ہے۔" (خطبہ الہامیہ ص۱۹۹)

(۱۹) "بعض نادان کہتے ہیں کہ فلاں فلاں پیشگوئی پوری نہیں ہوئی جیسا کہ شریر آدمی پہلے نبیوں کے وقت میں ایسا ہی کرتے آئے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۷۶)

(۲۰) "میں خدا کے نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ اور میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ بد قسمت ہے وہ جس نے مجھے چھوڑا۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح ص۵۶)

(۲۱) "آنچہ داداست ہر نبی را جام ۔۔ داد آن جام را مرا بتمام ❊ انبیاء گرچہ بودہ اند بسے ۔ من بعرفاں نہ کمترم زکسے آدمم نیز احمد مختار ۔ در برم جامۂ ہمہ ابرار ❊ آنچہ من بشنوم ز وحی خدا ۔ بخدا پاک دانمش ز خطا" (نزول المسیح ص۹۹)

(۲۲) "رہا اجتہاد تو میں اسبات کا قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے اجتہاد میں کبھی غلطی نہیں کی جب وہ نبی جو تمام انبیاء سے افضل تھا۔ اجتہادی غلطی سے بچ نہ سکا × × × تو پھر دوسروں پر کیا اعتراض × × × × × پس جس امر میں تمام انبیاء شریک ہیں۔ اور ایک بھی ان میں سے باہر نہیں۔ اسکو اعتراض کی صورت میں پیش کرنا کسی متقی کا کام نہیں ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۳۴)

(۲۳) "روضہ آدم کے تھا وہ نامکمل اب تلک ❊ میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار
انبیاء کے طور پر حجت ہوئی ان پر تمام ❊ ان کے جو جملے ہیں ان میں سب نبی ہیں حصہ دار
پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب ❊ گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار"

(۲۴) "اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گزر چکے ہیں۔ ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جاویں سو وہ میں ہوں۔ اسی طرح تمام زمانہ میں تمام بدوں کے نمونے بھی ظاہر ہوئے۔ فرعون ہو یا وہ یہود جنھوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھایا یا ابو جہل ہو سب کی مثالیں اسوقت موجود ہیں۔" (براہین ص۹۰)

(۲۵) قولہ۔ چونکہ حضرت مسیح کی ابتک کوئی ایسی تاثیر روشن طور پر ظہور میں نہیں آئی × × × بہر حال تاثیر میں

کی ظہور تک بغیر انکار کے داخل سلسلہ ہونے میں توقف و تاخیر کرے تو یہ جائز ہوگا یا نہیں۔

اقول۔ توقف اور تاخیر بھی ایک قسم انکار کی ہے × × × × × اصل بات یہ ہے کہ نبی برحق کی حقانیت کے لئے ایمان لانے والوں کی کثرت شرط نہیں ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۱۸۷)

اور نیز فرمایا

"گو پہلے زمانوں میں بعض رسولوں کی تائید میں اور رسول بھی انکے زمانہ میں ہوئے تھے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ ہارون لیکن خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء اس طریق سے مستثنیٰ ہے" (دافع البلاء ص ۲۱)

(۲۶) "اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے مہینہ میں کبھی یہ دونوں گرہن نہیں ہوئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی مدعی رسالت و نبوت کے وقت میں یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے جیسا کہ حدیث کے ظاہر الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں" (حقیقۃ الوحی ص ۱۹۶)

(۲۷) "اگر ایک لاکھ نشان دیکھیں تو اس سے بھی فائدہ نہیں اٹھاتے اور اگر ایک بات سمجھ میں نہ آوے تو شور مچا دیتے ہیں دراصل انکے دل ہر ایک نبی سے برگشتہ ہیں کیونکہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا۔ جو انکے فہم کے مطابق ہو" (حقیقۃ الوحی ص ۱۲۹)

(۲۸) "ایمان درحقیقت وہی ایمان ہے جو خدا کے رسول کو شناخت کرنیکے بعد حاصل ہوتا ہے . . . ہاں جو شخص سرسری طور پر رسول کا تابع ہوگیا اور اسکو شناخت نہیں کیا۔ اور اسکے انوار سے مطلع نہیں ہوا۔ اسکا ایمان بھی کچھ نہیں۔ اور آخر وہ ضرور مرتد ہوگا۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب آنحضرت صلعم کے وقت میں اور یہودا اسکریوطی حضرت عیسےٰ کے زمانہ میں اور چراغدین جمونی اور عبدالحکیم خان میرے اس زمانہ میں" (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۹)

(۲۹) "وہ فرماتا ہے کہ اپنے اسرار کے اظہار کے لئے میں نے تجھے ہی برگزیدہ کیا ہے اور زمین و آسمان تیرے ساتھ ہے جیسے کہ میرے ساتھ ہے اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میرا عرش۔ اسی کے مطابق قرآن شریف میں یہ آیت ہے جو خدا کے برگزیدہ رسولوں کو غیروں سے ممتاز کرتی ہے اور وہ یہ ہے فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول" (تجلیات ص ۶)

(۳۰) "سخت عذاب بغیر نبی قائم ہونے کے آتا ہی نہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف

تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے جس کی تم تکذیب کر رہے ہو" (تجلیات ص ۹)

سوائے مسیح موعود کے اور کوئی مجدد یا ولی یا خلیفہ امت محمدیہ میں نبی نہیں کہلا سکتا

(از مسیح موعود)

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اسوجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

پھر تذکرۃ الشہادتین ص ۴۳ میں فرمایا۔

"حکمت الٰہی نے یہ تقاضا کیا کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعایت ختم نبوت بھیجا جاوے اور انکا نام نبی نہ رکھا جاوے اور یہ مرتبہ انکو نہ دیا جائے تا ختم نبوت پر یہ نشان ہو پھر آخری خلیفہ یعنے مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جاوے تا خلافت کے امر میں دونوں سلسلوں کی مشابہت ثابت ہو۔ اور مسیح موعود کی نبوت ظلی طور پر ہے کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز کامل ہونے کیوجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانیکا مستحق ہو گیا ہے"۔

ان دونوں حوالوں سے بنص صریح یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے سوائے حضرت خاتم النبیین صلعم کے بعد ہرگز ہرگز کوئی فرد امت نبی کہلانیکا مستحق نہیں۔ قرآن شریف میں بعد از رسول کریم صرف ... ایک نبی اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔ احادیث صحیحہ میں صرف مسیح موعود کو ہی نبی اللہ ہونیکا استحقاق دیا گیا ہے۔ تازہ وحی اللہ "دنیا میں ایک نبی آیا" میں ایک کا لفظ خاصکر قابل غور ہے۔ پھر یہ کسقدر ظلم ہے اگر ہم بغیر کسی سند شرعی کے کسی اور فرد امت کو نبی اور رسول کا لقب دیویں اور ایسا کرنے سے بقول حضرت مسیح موعود "آنحضرت صلعم کی پیشگوئی میں رخنہ ڈالنے والے ٹھہریں"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

۱؎ اس مستحق نہیں کو غور سے پڑھو جنکا خیال ہے کہ سب مجددین نبی رسول ہیں۔ حدیث میں صرف مسیح موعود کے نام کے ساتھ اتفاقیہ طور پر نبی کا لفظ آ گیا۔ وہ توبہ کر لیں۔

الوصیت کی عبارت "بعض افراد" والی کا مطلب

الوصیت میں صحیح ہے۔

"پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی کا خطاب پایا"۔

اسجگہ بعض افراد سے بعض وہ لوگ جن کے دل نفاق کی بیماری سے ملوث ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کی کھلی کھلی تحریروں اور قرآن اور حدیث کے کھلے کھلے الفاظ کی کچھ پرواہ نہیں کرتے اور متشابہات کی پیروی کرتے ہیں ایسا غلط مفہوم نکالتے ہیں کہ الامان! بعض نے اس عبارت کی ایسی تحریف کی ہے کہ یہودیوں کے بھی کان کاٹ دیئے ہیں چنانچہ اس عبارت میں اس طرح پر کی جگہ "میری طرح پر" لکھدیا ہے۔ اور میری طرح پر لکھکر ثابت کیا ہے کہ مسیح موعود کے علاوہ اور بھی بعض افراد نے نبی ہونیکا خطاب پایا۔ حالانکہ یہ سراسر غلط اور بہتان عظیم ہے۔ بعض افراد سے صرف مسیح موعود ہی مراد ہیں۔ کیونکہ

(اول) حضرت اقدس نے اس عبارت کے آگے ہی یہ تحریر کر دیا ہے۔ "یہی معنے اس فقرے کے ہیں۔ جو آنحضرت صلعم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا۔ کہ نبی اللہ و امامکم منکم یعنے وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ورنہ غیر کو اسجگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں"۔ پس اس عبارت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے بغیر کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ بعد آنحضرت صلعم وہ نبی کہلائے۔

(دوم) حضرت مسیح موعود کی یہ عام عادت ہے کہ آپ بعض جگہ اپنی تحریر میں بعض افراد سے محض اپنے آپکو مراد لیتے ہیں۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی صہ ۳۳۷ میں فرمایا۔

"اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں اس امت کے بعض افراد کو مریم سے تشبیہ دیتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے کہ وہ مریم عیسےٰ سے حاملہ ہو گئی × × × خوب غور کر کے دیکھ لو اور دنیا میں تلاش کر لو کہ قرآن شریف کی اس آیت کا بجز میرے کوئی دنیا میں مصداق نہیں × × × اس آیت کا میں مصداق ہوں میرے سوا تیرہ سو برس میں کسی نے یہ دعوےٰ نہیں کیا کہ پہلے میرا نام مریم رکھا اور مریم میں اپنی طرف سے روح پھونکدی۔ جس سے میں عیسےٰ بن گیا"۔

پس اسجگہ بعض افراد سے حضرت نے محض اپنے آپکو مراد لیا ہے اور علاوہ اسکے دیکھو براہین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۱۸۹ کشتی نوح صہ ۴۷ نزول المسیح حاشیہ صہ ۵۵

(سوم) اگر غور سے دیکھا جاوے تو حضرت اقدس باعتبار بہت سے نام اور مختلف عہدے رکھنے کے

بعض افراد کا ہی حکم رکھتے ہیں چنانچہ جری اللہ فی حلل الانبیاء کا صریح الہام اس امر کی تصدیق کر رہا ہے۔
(چہارم) نبی کے نام کو محض اپنے لئے مخصوص کیا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ پس بعض افراد کے معنی محدود ہوئے اور اس سے مراد صرف صرف حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کا اپنی نبوت کے متعلق آخری اشتہار

حضرت مسیح موعود نے اپنی آخری تقریر میں فرمایا۔
"ان لوگوں کے دلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہرگز عزت نہیں کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ اور افضل الانبیاء کے مدینہ میں مدفون اتنا نہیں سوچتے کہ اگر وہی عیسےٰ آجاوے تو پھر تو وہ خاتم الانبیاء ہوگیا۔ اور اگر کوئی کہے کہ تم بھی نبوت کے مدعی ہو۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ ویسا نبی نہیں ہوں حضرت عیسےٰ براہ راست خدا کے نبی تھے۔ اور میری نبوت آنحضرت صلعم کے واسطہ اور فیض سے ہے۔" (تقریر لاہور)

اسپر کسی ناسمجھ نے یہ سمجھکر کہ گویا مسیح موعود نے نبوت سے انکار کردیا ہے اخبار عام میں یہ شایع کردیا۔ کہ مرزا صاحب نے نبوت سے انکار کردیا ہے۔ جسکو دیکھکر مسیح موعود نے ایک اشتہار شایع کیا۔ جو گویا آپ کا آخری اشتہار ہے وہ اشتہار اخبار عام مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء یوم وصال کے دن شائع ہوا۔ اسکو اس جگہ بعینہ درج کیا جاتا ہے وھو ھذا۔

تقدس مآب میرزائے قادیانی کا خط

(جناب اڈیٹر صاحب اخبار عام)

"پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر میں میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا مینے جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا اسکے جواب میں واضح ہو کہ اس جلسہ میں مینے صرف یہ تقریر کی تہی کہ میں ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہوں اور اب بھی ظاہر کرتا ہوں کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے

ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتدا اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعوائے نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ میں یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوٰی نہیں اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ میں خدا تعالٰے کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اسکے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا۔ اور انہیں امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر اس سے انکار کر سکتا ہوں میں اسپر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔ مگر میں ان معنوں میں نبی نہیں ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا اور کسی کو مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے سو میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی و عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنے متحقق نہیں ہو سکتے جیسا کہ صرف ایک پیسہ سے کوئی مالدار نہیں بن سکتا سو خدا نے اپنی کلام کے ذریعہ سے بکثرت مجھے علم غیب عطا کیا ہے اور ہزارہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہیں اور کر رہا ہے میں خود ستائی سے نہیں مگر خدا کے فضل اور اسکے وعدہ کی بنا پر کہتا ہوں۔ کہ اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف میں کھڑا کیا جاؤں اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہیں تو مجھے اس مقابلہ

میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں

مکتوب آخری

میں خدا غلبہ دیگا۔ اور ہر ایک پہلو سے مقابلہ میں خدا میرے ساتھ ہوگا۔ ہر ایک میدان میں وہ مجھے فتح دیگا۔ پس اس بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے کہ اس زمانہ میں کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے اور جس حالت میں عام طور پر لوگوں کو خوابیں آتی ہیں اور بعض کو الہام بھی ہوتا ہے اور کسی قدر ملونی کے ساتھ علم غیب سے بھی اطلاع دیجاتی ہے مگر وہ الہام مقدار میں نہایت قلیل ہوتا ہے اور اخبار غیبیہ بھی اس میں نہایت ہی کم ہوتی ہیں تو اس صورت میں عقل سلیم خود چاہتی ہے کہ جس کی وحی اور علم غیب اس کدورت اور نقصان سے پاک ہو۔ اسکو دوسرے معمولی انسانوں کے ساتھ نہ ملایا جاوے بلکہ اسکو کسی خاص نام کے ساتھ پکارا جاوے تاکہ اس میں اور اسکے غیر میں امتیاز ہو اسلئے محض مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھدیا اور یہ مجھے ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے۔ تاکہ ان میں اور مجھ میں فرق ظاہر ہو جاوے ان معنوں سے میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی تاکہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔ اور حضرت عیسٰے جن کے دوبارہ آنے کے بارے میں ایک جھوٹی امید اور جھوٹی طمع لوگوں کو دامنگیر ہے۔ وہ امتی کیونکر بن سکتے ہیں۔ کیا آسمان سے اتر کر وہ نئے سرے مسلمان ہونگے اور کیا اس وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہیں رہیں گے۔ والسلام علی من اتبع الہدے

میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں مکتوب آخری

الراقم خاکسار مفتقر الی اللہ الصمد غلام احمد عفی اللہ عنہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور

نبوت کے چار ثبوت

پہلا ثبوت۔ اگر حضرت اقدسؑ نبی نہیں تھے تو آپ نے یہ کیوں لکھا۔

ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعوی اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جنکو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہکر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے × ×

× × چنانچہ چند روز ہوئے ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوی کرتے ہیں اسکا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

دیکھو اگر ہر خطبہ جمعہ ہر تقریر ہر تحریر میں حضرت مسیح موعود کی نبوت سے انکار کرنا ایک احمدی کا فرض تھا بلکہ یہ عملی خیر امیر قوم بنا دینے والا تھا تو آپ علیہ السلام خوش ہونے بجائے اسکے اسے غلطی قرار دیا۔ اور اسے اپنے دعوے سے ناواقف بغور کتابیں نہ پڑھنے والا اور صحبت سے نافیضیاب فرمایا۔ فتدبروا!

دوسرا ثبوت - جب ایک معزز شخص نے بیان کیا کہ دربار میں جب رئیس نے مجھ پر یہ اعتراض کیا کہ تمہارے امام نبوت کے مدعی ہیں تو میں نے عرض کیا انکا نبوت کا دعوی ہرگز نہیں۔ من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب۔ تو آپ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا۔

"ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب کتاب ہو دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں۔ انکے بیان کرنے سے ڈرنا نہیں چاہیئے اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں صحابہ کرام کے طرز عمل پر غور کرو۔ وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ انکا عقیدہ تھا۔ وہ صاف کہدیا اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے۔ جبھی لا یخافون لومۃ لائم کے مصداق ہوئے ہمارا دعوے ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

اب سوچو کہ اگر آپ نبی نہیں تھے تو آپکو خوش ہونا چاہئیے تھا کہ ایک الزام یا غلط فہمی کو دور کر دیا۔

تیسرا ثبوت - اگر آپ انہی معنوں میں نبی رسول تھے جن میں دوسرے مجددین امت محمدیہ تھے تو جہاں آپ وفات مسیح کے متعلق دوسرے اولیاء امت کے حوالے دیتے تھے اس بارے میں بھی یہ حوالہ دیتے کہ اگر میں نے نبوت کا دعوی کیا ہے تو کیا حرج ہے اگلے مجدد بھی اپنے آپکو نبی و رسول کہلاتے رہے یا کم از کم جانتے رہے

چوتھا ثبوت - لاہور میں جو آخری پبلک تقریر آپ نے فرمائی اسکے بعض الفاظ سے جب یہ سمجھا گیا کہ آپ نے نبوت کا دعوی واپس لے لیا تو آپ نے فوراً اپنا ایک مکتوب روزنامہ اخبار عام میں چھپوا دیا۔ اگر نبوت کا دعوی نہیں تھا تو آپکو خوش ہونا چاہئیے تھا کہ پبلک میں جو غلط فہمی پھیلی ہوئی تھی وہ دور ہوئی مگر آپ تو لکھتے ہیں۔

"پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی × × میں میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا میں نے جلسہ دعوت میں نبوت سے انکار کیا × × میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔"

چند اعتراضات کا جواب

اعتراض۔ کیا حضرت مرزا صاحب حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے برابر تھے؟

جواب۔ برابری تقابل اور غیریت کو چاہتی ہے لیکن مسیح موعود محمد رسول اللہ کا غیر نہیں ہے اور نہ ہی محمد رسول اللہ صلعم کے مقابل ہو کر وہ کوئی دوسرا محمد رسول اللہ ہے پس برابری کا سوال بالکل لغو اور بیہودہ ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

"اس نکتہ کو یاد رکھو کہ میں رسول اور نبی نہیں ہوں یعنی باعتبار نئی شریعت نئے دعوے اور نئے نام کے اور کہ میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔" (نزول المسیح صـ۳)

مسیح موعود چونکہ بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہے اسلئے وہ محمد رسول اللہ صلعم کا غیر نہیں کہلا سکتا۔ جیسے کہ فرمایا

"میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت واخرین منہم لما یلحقوا بہم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد و احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

پس حضرت مسیح موعود چونکہ محمدی حقیقت کا کامل بروز ہے اور ہر ایک بات میں وجود محمدی میں داخل ہے جیسے کہ فرمایا۔

"خدا تعالیٰ نے ہر ایک بات میں وجود محمدی میں مجھے داخل کر دیا یہاں تک کہ یہ بھی نہ چاہا کہ یہ کہا جاوے کہ میرا کوئی الگ نام ہو یا کوئی الگ قبر ہو کیونکہ ظل اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا۔" (نزول المسیح)

اسلئے وہ محمد رسول اللہ صلعم کا برابر نہیں کہلا سکتا ہے بلکہ وہ محمد رسول اللہ صلعم سے ایسے مقام پر ہے جہاں وہ اور محمد رسول اللہ صلعم دو تصور نہیں ہو سکتے بلکہ

جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں

"جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ **ایک ہی** ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہو صرف ظل اور اصل کا فرق ہے سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا یعنی **وہ میں ہی ہوں**۔ اور اس میں دوئی نہیں آئی۔" (کشتی نوح ص۱۵)

پس بیشک حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد کے نام سے نبی اور رسول نہیں کہلاتے بلکہ وہ محمد رسول اللہ صلعم میں ہو کر اور اسی کا نام پا کر رسول بھی تھے اور نبی بھی تھے جیسے کہ فرمایا۔

"میں خدا کا رسول یعنی فرستادہ ہوں لیکن بغیر کسی نئی شریعت۔ نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بنکر آیا ہوں۔" (نزول المسیح ص۳) حاشیہ میں فرمایا۔

"اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنیوالا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد و احمد اور مصطفیٰ اور مجتبیٰ نہ رکھتا اور نہ خاتم الانبیاء کی طرح خاتم الاولیاء کا مجھ کو خطاب دیا جاتا۔ بلکہ میں کسی علیحدہ نام سے آتا۔"

پس مسیح موعود وہ آئینہ ہے جس میں حقیقت محمدیہ کا کامل انعکاس ہے یا وہ لباس ہے جسکو آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیب تن کیا ہے یا وہ مظہر ہے جس کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلعم پیرایہ جدیدہ میں جلوہ گر ہوئے ہیں اور مسیح موعود ایسے مقام پر نازل ہوا ہے جہاں محمد رسول اللہ اور اس میں کوئی دوئی یا مغائرت ہی نہیں اور اس میں اور محمد رسول اللہ صلعم میں فرق کرنا گویا دونوں میں سے ایک کو جھوٹا جاننا ہے کیونکہ اگر اسکو محمد رسول اللہ صلعم سے غیر مانا جائے تو پھر بموجب

"میں آنحضرت صلعم کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں۔"

نعوذ باللہ مسیح موعود کو کافر اور کاذب ماننا پڑیگا۔ کیونکہ اگر وہ **مدعی نبوت** تھا اور یقیناً تھا۔ اور باوجود مدعی نبوت ہونے کے پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی دوئی یا مغایرت رکھتا تھا۔ تو وہ پھر یقیناً علیحدہ نام کا مدعی نبوت تھا۔ حالانکہ ایسا ماننے سے کفر لازم آتا ہے۔ پس لامحالہ ماننا پڑے گا کہ حضرت مسیح موعود باوجود غیر از محمد رسول اللہ صلعم وجود رکھنے کے حقیقت محمدیہ کا کامل مظہر تھا۔ اور ظلی طور پر محمد رسول اللہ صلعم ہی تھا۔ اسلئے فرمایا۔

"جو مجھ میں اور محمد مصطفےٰ میں فرق کرتا ہے اسنے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔" (خطبہ الہامیہ)

پس اس بات کو یاد رکھو کہ وہ بروز محمد صلعم ہونے میں عین محمد تھا۔ اور اس میں اور محمد رسول اللہ صلعم میں کوئی دوئی یا مغائرت یا فرق نہیں۔ ہاں میرزا غلام احمد ہونے کی حیثیت میں وہ آنحضرت صلعم کا ایک امتی تھا۔

اعتراض ۲۔ اگر حضرت مسیح موعود اپنی روحانی حقیقت و حیثیت میں محمد رسول اللہ ہی تھا تو پھر تناسخ لازم آیا اور تناسخ کا ماننا بطلان ہے۔

جواب۔ حضرت مسیح موعود حقیقت محمدیہ کا کامل بروز اور اتم مظہر تھا اسلئے مادی حقیقت میں وہ عین محمد نہیں کہلا سکتا اور نہ ہی وہ محمد صلعم سے الگ متصور ہو سکتا ہے لیکن تناسخ میں مورد تناسخ عین وجود صاحب تناسخ مانا گیا ہے پس حضرت مسیح موعود کا حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہونا تناسخ کے رنگ میں نہیں بلکہ بروز اور مظہریت کے رنگ میں ہے۔

اعتراض۔ اگر مرزا صاحب کا دعویٰ محض مجاز اور مظہریت کے رنگ میں تھا تو اس سے لازم آیا کہ آپ واقعی اور حقیقی رنگ میں محمد رسول اللہ صلعم نہ تھے اور اگر آپ مظہر اتم ہونے کی وجہ سے محمد رسول اللہ کی ہی حقیقت اور حیثیت اپنے اندر رکھ سکتے ہیں تو محمد رسول اللہ صلعم خدا کا مظہر اتم ہونیکی وجہ سے خدا ہوا۔

جواب۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر ایک شے کی دو طرح کی صفات ہوتی ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جنکو ذاتی صفات کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور جنکا تحقق اور وجود بغیر حاجت خارجی اسباب کے پایا جاتا ہے۔ دوسری وہ ہیں جنکو اضافی صفات سے موسوم کرتے ہیں جنکا تحقق اور وجود خارجی اسباب کے پیدا ہونے کے بعد پایا جاتا ہے۔ پس خدا کی ذاتی صفات۔ اسکی وحدانیت اسکا علم۔ اسکا تقدس ہیں۔ اسلئے مظہریت بھی دو طرح ہی سے ہو سکتی ہے۔ ایک تو وہ مظہریت ہے۔ جس میں خلق خُلق اور نام ایک ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شیر دوسرے شیر کا مظہر ہوتا ہے ایک وہ مظہریت ہے جس میں خلق اور نام علیحدہ ہوتے ہیں۔ محض خُلق کی وجہ سے اسکو مظہر قرار دیا جاتا ہے مثلاً زید شیر ہے پس حضرت محمد رسول اللہ صلعم ہرگز حقیقت الہیہ کے مظہر نہ تھے۔ نہ ہی آپکا نام اللہ تھا۔ بلکہ وہ خدا کی ایسی صفات کے مظہر اتم تھے جنکے پائے جانے سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت علم اور تقدس میں شریک لازم نہیں آتا۔ لیکن ہمارے حضرت مسیح موعود حقیقت محمدیہ کے مظہر اتم تھے اور آپکا نام محمد و احمد تھا۔ پس حضرت نبی کریم کے خدا کے مظہر اتم ہونے میں اور حضرت مسیح موعود کے مظہر اتم اور بروز کامل محمد صلعم ہونے میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور وہ سر یہ بھی تو جاننا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود

بھی تو خدا تعالیٰ کے مظہر اتم تھے جیسے کہ فرمایا۔

"خدا نمائی کا آئینہ میں ہوں جو شخص میرے پاس آئیگا اور مجھے قبول کریگا وہ نئے سرے سے اس خدا کو دیکھیگا

جسکی نسبت دوسرے لوگوں کے ہاتھ میں صرف قصے ہیں۔" (نزول المسیح صفحہ ۸۴)

پس جیسے خدا اور انسان میں فرق ہے ایسے ہی خدا کے مظہر اتم ہونے میں اور محمد صلعم کے مظہر اتم ہونے میں فرق ہے مظہریت تامہ حقیقیہ کے لئے لازمی ہے کہ خُلق خَلق ۔نام ۔شان ۔حیثیت۔ حقیقت میں ہمرنگ ہو لیکن آنحضرت صلعم ہر ایک بات میں وجود الٰہی میں داخل نہیں اور ہمارے حضرت مسیح موعود ہر ایک بات میں وجود محمدی میں داخل ہیں پس حضرت مسیح موعود کا محمد رسول اللہ صلعم کی روحانیت کا کامل مظہر ہونا اور آنحضرت صلعم کا مظہر خدا ہونا اپنے اندر ایک مطالب رکھتا ہے۔

اعتراض۔ حضرت اقدس کا مذہب ہے، ہر نبوت را بروشد اختتام

جواب ۔ اس سے بڑھکر حوالہ بتاتا ہوں۔ الوصیت میں لکھا ہے اسی پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے مگر اس کے ساتھ لکھا ہے یہ نبوت اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں اور مسیح موعود کی نبوت الگ نبوت نہیں بلکہ محمدؐ کی پیرو محمدی کے پاس ہی۔" ہم تو نبی کریم ہی کی بعثت ثانیہ کو پیش کر رہے ہیں فلیس نبوتی الا نبوتہ (الاستفتاء صفحہ ۱۶)

اعتراض۔ خاتم النبیین کے معنے حضرت اقدس نے کہاں کئے ہیں کہ آئیندہ آپ کے فیض سے نبی بنینگے۔

جواب۔ دیکھو الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء۔ "خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے یہ بالکل سچی بات ہے × ×

یہ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ

وخاتم النبیین × × اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ آپ خاتم ہیں آپکی مہر سے نبوت کا سلسلہ چلتا ہے

ہم خود بخود نہیں بنگئے خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق بنایا۔"

دوم۔ الاستفتاء صفحہ ۱۶ ولا معنی لختم النبوۃ علی فرد من غیر ان تختم کمالات النبوۃ علیٰ ذالک الفرد ومن الکمالات العظمیٰ کمال النبی فی کمال فضۃ ختم نبوت کے یہ معنی ہیں کہ جس پر کمالات نبوت ختم ہوں اور یہ کمال تو یہ ہو کہ اسکا فیض جاری ہو یعنی اس سے نبی بنیں۔

سوم ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کی پیشگوئی کہ یہی طرف لگایا دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳ آخری زمانہ میں بر طبق پیشگوئی مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔ الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء

یہ لوگ جو بار بار بولتے ہیں قرآن میں کہاں نام ہے انکو معلوم نہیں خدا نے میرا نام احمد رکھا ہے × × اور احمد نام پر ہی ہم

بیعت لیتے ہیں پھر دیکھو اعجاز المسیح ۱۲۳ عیسٰے ابن مریم نے اپنے مثیل کی پیشگوئی کی تھی۔

اعتراض حضرت اقدس نے الاستفتا و ضمیمہ حقیقۃ الوحی میں اپنی نبوت کو مجازی فرمایا ہے

جواب اصل الفاظ یہ ہیں وسمیت نبیا من اللّٰہ علیٰ طریق المجاز لا علیٰ وجہ الحقیقۃ۔ اور اسکے معنے بھی آپ نے خود ہی کر دئیے ہیں کہ فانی ابی تحت جناح النبی (میں نبی کے فیض سے تربیت یافتہ مقام نبوت تک فائز ہوں) پس یہاں مجاز سے مراد یہ ہے کہ آپکی نبوت براہ راست نہیں بلکہ برکت اتباع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

دوم - مجاز بمقابلہ حقیقت ہوتا ہے اور حقیقی کے معنے حضرت اقدس کے نزدیک صاحب شریعت کے ہیں۔ دیکھو سراج منیر صفحہ ۳ - "اسجگہ حقیقی معنے مراد نہیں جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں" اور دیکھو مکتوب الحکم جلد ۲۹/۳ "وہ شخص غلطی کرتا ہے جو سمجھتا ہے کہ اس نبوت و رسالت سے مراد حقیقی نبوت ہے جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے۔" پس مجاز کا لفظ اس حقیقت کے مقابلہ پر ہے۔

سوم - جب آپ اپنی بعثت کو محمد رسول اللہ کی بعثت فرماتے ہیں اور اپنی نبوت کو انکی نبوت - جیسا کہ اوپر الاستفتا اور ازالہ غلطی کا حوالہ گزرا - اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ جوہر کے لحاظ سے وہی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نہیں تھے بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) تھے تو لامحالہ آپکی نبوت علی طریق المجاز ہی ہوگی۔

اعتراض - حضرت اقدس نے اپنی نبوت کو ظلی فرمایا - پس آپکی نبوت حقیقی و اصلی نہیں۔

جواب - ظلی کا لفظ تو شان کو بڑھاتا ہے کیونکہ حضرت موسیٰ و عیسٰے کے لئے ضرور نہ تھا کہ نبوت کے حصول کے لئے جمیع کمالات محمدیہ حاصل کرتے مگر مسیح موعود کے لئے ضروری تھا کہ جمیع کمالات محمدیہ کے بعد نبی کا لقب پاتے (دیکھو غلطی کا ازالہ) اور نزول المسیح صہ "اسلئے خدا تعالےٰ نے میرے وجود کو ایک کامل ظلیت کے ساتھ پیدا کیا۔"

دوم - دنیا میں ہزاروں قرآن مجید ہیں جو عکسی ہیں پس اگر قرآن کے عکسی ہونے کے سبب اسمیں حقیقت قرآنی معدوم ہے اور اسکے الفاظ ہمارے لئے حجت نہیں تو بلاشبہ مسیح موعود کی ظلی نبوت بھی بے حقیقت ہے اگر قرآن مجید کے عکسی ہونے سے کوئی نقص لازم نہیں آتا تو یہاں بھی نقص نہیں۔

اعتراض - حضرت اقدس نے اپنی نبوت کے ساتھ امتی فرمایا۔

جواب - اس سے بھی اصلِ نبوت میں کوئی نقص نہیں آتا - امتی کی وجہ حضرت اقدس حقیقۃ الوحی ص۱۵۰ میں فرماتے ہیں

"میرا نام امتی بھی رکھا ہے تا معلوم ہو ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلعم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے" - ایسا ہی دوسرے رسالہ میں "کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں جبتک اسکو امتی بھی نہ کہا جائے جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت کی پیروی سے پایا ہے نہ براہ راست" (صفحہ ۹ حاشیہ) پس امتی کا لفظ تو طریق حصول نبوت پر دال ہے جیسے مستقل کا لفظ براہ راست پر -

اعتراض - حضرت اقدس نے لکھا ہے میری نبوت کاملہ تامہ نہیں اور صاحب نبوت کاملہ تامہ امتی نہیں ہو سکتا

جواب - نبوت کاملہ تامہ سے مراد آپکی وہ نبوت ہے جو براہ راست حاصل کی جائے اور جس کے ساتھ وحی شریعت ہو چنانچہ توضیح مرام صفحہ ۱۹ پر ارشاد ہوتا ہے ان النبوۃ التامۃ الحاملۃ لوحی الشریعۃ قد انقطعت (نبوت تامہ یعنی وحی شریعت کی حاملہ منقطع ہوئی -

دوم - یہ اسوقت کا ذکر ہے جب آپ اپنی وحی کے الفاظ نبی ورسول کو لغوی معنوں پر حمل فرمایا کرتے تھے

سوم - آپ نے یہ فرمایا ہے کہ صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا (ازالہ ص۲۳۵) یہ نہیں فرمایا کہ امتی صاحب نبوت نہیں ہو سکتا - نبی امتی اور امتی نبی میں فرق ہے کوئی نبی جو براہ راست نبی ہو یا صاحب شریعت وہ دوسرے نبی کا امتی نہیں بنیگا - مگر ایک امتی خاتم النبیین کا امتی نبی بن سکتا ہے دیکھو براہین حصہ پنجم ص۱۳۸ "نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو - پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا"

معترض کو سوچنا چاہیئے جہاں حضرت صاحب نے فرمایا - نبی امتی نہیں ہو سکتا - تو وہاں کلام حضرت عیسےٰ بن مریم کے بارے میں ہے جنہیں ہمارے مخالفین غیر احمدی آسمان سے اوتار کر ہی سے امتی بنانا چاہتے ہیں - اور ہم ایک امتی کا ذکر کرتے ہیں جو نبی بنا -

چہارم - حضرت صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۵ پر لکھا ہے "شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا - بغیر شریعت کے آسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو" اس سے ظاہر ہے کہ امتی نبی ہو سکتا ہے -

اعتراض - حضرت اقدس نے اپنی نبوت کو ناقصہ ٹھہرایا اور اپنے آپکو محدث فرمایا -

جواب - محدث تو اسلئے فرمایا کہ حضرت صاحب کے نزدیک ہر نبی محدث بھی ہوتا ہے - اسی واسطے اوائل

میں ایک اشتہار میں فرمایا نبی کی جگہ محدث بنا دو۔ توضیح مرام صفحہ ۱۹ "فاعلم ارشدک اللہ تعالےٰ ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ"۔ مگر ہر محدث نبی نہیں ہو سکتا اور حضرت اقدس نے اپنے لئے صرف محدث کا اطلاق جائز نہیں رکھا دیکھو (غلطی کا ازالہ ص۵) "اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔"

باقی رہی نبوت ناقصہ۔ سو ایک معترض نے "میری نبوت سے نبوت ناقصہ مراد ہے" حضور کے الفاظ بتائے ہیں اصل حوالہ صفحہ ۵۶۹ (ازالہ) میں پہلے نبوت کاملہ تامہ کا ذکر ہے جو وحی شریعت سے مختص ہے اور اسکے مقابلہ میں محدث کو ناقص طور پر نبی لکھا ہے اصل الفاظ یہ ہیں۔ "ہاں محدث جو مرسلین میں سے ہے امتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی"۔ یہ نہیں فرمایا میری نبوت نبوت ناقصہ ہے اسی طرح اصل حوالہ صفحہ ۵۳۲ میں یہ الفاظ ہیں۔ "وہ واقعی اور حقیقی طور پر نبوت تامہ کی صفت سے متصف نہیں ہوگا۔ ہاں نبوت ناقصہ اس میں پائی جائیگی"۔ یہاں بھی نبوت تامہ کے مقابل یہ لفظ بولا ہے اور یہ اوائل کا ذکر ہے جب حضور اپنی وحی کے الفاظ نبی اور رسول کو لغوی معنوں پر محمول کرتے اور اپنے آپکو صرف محدث سمجھتے۔ بعد میں خدا تعالیٰ کی متواتر وحی نے اس عقیدہ کو بدل دیا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی ص۱۴۹-۱۵۰

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت وہ نبی ہے × × × اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا (جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے۔ تریاق القلوب ص۱۵۷) × × × مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اسنے مجھے اس عقیدہ پر نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔"

اعتراض۔ اوائل سے مراد قبل از دعوی مسیح موعود ہے۔

جواب۔ یہ غلط ہے یہ عبارت حضرت اقدس نے اس اعتراض کے جواب میں لکھی ہے کہ حضور نے تریاق القلوب میں مسیح ابن مریم پر اپنی فضیلت کو جزئی قرار دیکر لکھا ہے کہ غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔ پس تریاق القلوب کے لکھنے کی تاریخ بھی اوائل میں شامل ہے۔

اعتراض۔ تریاق القلوب تو ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں ختم ہوئی

جواب۔ یہ غلط ہے سنہ ۱۹۰۰ء کے ابتدا میں صفحہ ۵۸ تک چھپ چکی تھی اندرونی شہادت بھی موجود ہے دیکھو صفحہ ۱۳۷، ۱۰ اسوقت تک جو ۱۵ دسمبر ۱۸۹۹ء ہے ٹائٹل کا آخری ورق سنہ ۱۹۰۲ء میں چھاپا گیا ہے۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ حضرت اقدس نے معترض کے اعتراض کو تسلیم کر لیا کہ آپنے تریاق القلوب میں اپنی جگہ

غیر نبی اور جزئی فضیلت رکھنے والا کہا۔ یہ اوائل کا مذہب ہے اور دافع البلاء (مطبوعہ اپریل ۱۹۰۲ء) میں تمام شان میں بہت بڑھ کر یہ بعد کا مذہب ہے حالانکہ تاریخوں کے لحاظ سے تریاق القلوب بعد کا اور دافع البلاء اوائل کا مذہب ہونا چاہیئے۔ اگر تریاق القلوب کے وہ صفحات اپریل ۱۹۰۲ء کے بعد چھپتے تو آپ فرماتے دافع البلاء کی عبارت منسوخ ہو گئی۔ نیز کشتی نوح جو ۵ اپریل ۱۹۰۲ء کو چھپی اس میں بھی آپ نے مسیح بن مریم سے اپنے آپکو بڑھ کر لکھا ہے۔ مقدر۔ بلکہ یکم اکتوبر ۱۹۰۲ء مسیح کی سیر میں فرمایا۔ "خدا تعالیٰ کی صریح وحی سے مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ محمدی سلسلہ کا خاتم الخلفاء موسوی سلسلہ کے خاتم الخلفاء سے بڑھ کر ہے" (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

اعتراض۔ حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے کہ تیئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کر سکتا ہوں تو کیا ۱۹۰۲ء تک آپ بیخبر رہے کہ میں نبی ہوں۔

جواب۔ آپ ان الفاظ کو لغوی معنوں پر محمول فرماتے رہے اور ظاہر پر حمل نہ کیا اور بیخبری و لاعلمی تو حضرت اقدس مسیح کی دوبارہ آمد کے بارے میں بھی مانتے رہے ہیں۔ ایک طرف براہین احمدیہ میں مسیح کے آسمان سے نازل ہونا لکھا۔ دوسری طرف اسی براہین میں یہ الہام درج ہے کہ یا عیسٰی یہ آپ کے صدق پر دال ہے باوجود الہامات کے بیخبری کا اقرار دیکھو حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹ "جس زمانہ میں خدا نے براہین احمدیہ میں فرمایا۔ اس وقت میں اس معرفت سے خود بیخبر تھا" حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰ "جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا۔ میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا" اعجاز احمدی ص ۶ "میں قریبًا بارہ برس جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بیخبر اور غافل رہا۔ کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین احمدیہ میں مسیح موعود قرار دیا ہے"۔

اعتراض۔ صحیح مسلم میں جو نبی اللہ آیا ہے اسکے معنے حضرت اقدس نے ازالہ اوہام میں وحی پانے والا لکھے اور انجام آتھم میں صوفیانہ اصطلاح قرار دی ہے۔

جواب۔ یہ بھی اوائل کا ذکر ہے اور نبی وحی پانے والا ہی ہوتا ہے اور لکھا ہوتا ہے کثرت مکالمہ مخاطبہ کو خدا کی اصطلاح میں نبوت کہتے ہیں (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵) صوفیانہ اصطلاح ہوتی تو پھر کئی نبی ہوتے مگر حقیقۃ الوحی میں حضرت اقدس نے لکھدیا ہے کہ "اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلعم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقعہ ہو جاتا × × اسلئے خدا کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تاکہ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے

دیکھو یہاں صحیح مسلم کی حدیث کا مصداق صرف ایک قرار دیا ہے پس جو اوائل میں فرمایا وہ وحی الٰہی کی بنا پر خاص ہُوا۔

اعتراض۔ مسیح موعود مجدّد تھے اگر دوسرے مجدد نبی تھے تو آپ بھی ہیں۔

جواب۔ مجدّد تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم بھی تھے۔ دیکھو لیکچر سیالکوٹ صد ۳ "ہمارے نبی اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے"۔ پس کیا وہ بھی نبی نہیں۔

اعتراض۔ حضرت اقدس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کو کاذب اور کافر فرمایا ہے پھر آپ کیوں دعوی کرنے لگے تھے۔

جواب۔ جو آپکو یہ کہے اسے کہنا چاہیئے اصل حوالہ دکھاؤ۔ پھر اس حوالہ کی پہلی اور بعد کی سطریں دیکھیں انمیں ضرور ایسی نبوت کا ذکر ہوگا جو براہ راست ملے یا صاحب شریعت کی نبوت ہو۔ مثلاً آسمانی فیصلہ طبع سوم جہاں مدعی نبوت کو کافر فرمایا۔ ساتھ ہی قرآن کریم کے بعض احکام کو منسوخ کرنے والا لکھا ہے

اعتراض۔ اگر مرزا صاحب بروز محمد صلعم تھے تو بروز مسیح ناصری بھی تو تھے اور بروز کرشن بھی تھے۔ لہذا بروز محمد صلعم ہونے میں آپکی کونسی خصوصیت ہے۔

جواب۔ اس امر کو خوب ہی یاد رکھو کہ حضرت مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور آپ کے شاگرد ہیں اور بیٹوں کی طرح آپکے نام کے وارث آپکے علم کے وارث آپکے خلق کے وارث اور آپ کی روحانیت کے وارث ہیں۔ غرض ہر ایک کمال کے وارث ہیں اسلیئے بروز محمد صلعم ہونے میں آپکو خاص خصوصیت ہے اور باقی دیگر انبیاء علیہم السلام کے بروز ہونے میں آپکو کوئی خصوصیت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب مسیح موعود نے محمد رسول اللہ صلعم کے بالمقابل اپنے آپکو پیش کیا ہے تو محض ایک امتی اور آپکے فیض سے پروردہ۔ لیکن برخلاف اسکے جب دوسرے انبیاء علیہم السلام کے بالمقابل اپنے آپکو پیش کیا ہے تو اپنے آپکو انپر ہر شان میں فضیلت دی ہے جیسے کہ فرمایا۔ "خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اپنی تمام شان میں اس مسیح سے بہت بڑھکر ہے" (دافع البلاء) پس یہ امر محتاج بیان نہیں کہ بروز محمد صلعم ہونے میں مسیح موعود آنحضرت صلعم کے فیض سے پروردہ ہے لیکن بروز مسیح ناصری یا دیگر انبیاء علیہم السلام کے بروز ہونے میں مسیح موعود ہرگز انکے فیض سے پروردہ نہیں جیسا کہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "میری نسبت انکی جناب کے ساتھ استاد اور شاگرد کی نسبت ہے اور خدا تعالیٰ کا یہ قول وآخرین منہم لما یلحقوا بھم اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس

آخرین کے لفظ میں فکر کرو اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا ہے اور اسکو کامل بنایا۔ اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا یہانتک کہ میرا وجود اسکا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہی معنے آخرین منہم کے بھی ہیں × ہد اور جو شخص مجھ میں اور محمد مصطفےٰ میں فرق کرتا ہے اسنے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱-۱۷۲)

یہ تو مسیح موعود کے بروز محمد صلعم ہونے کی حقیقت ہے لیکن بروز مسیح یا بروز دیگر انبیاء ہونے میں مسیح موعود ہرگز مسیح ناصری یا دیگر انبیاء علیہم السلام سے فیض یافتہ نہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اگر دیگر انبیاء اسوقت ہوتے تو یقیناً اس بندہ محمد صلعم کی فرمانبرداری کرتے۔ اور اپنے آپکو اسکے فیض کا محتاج پاتے۔ پس بروز محمد صلعم ہونے میں ہم مسیح موعود اور محمد رسول اللہ میں کوئی فرق نہیں کرتے لیکن بروز عیسے مسیح یا راجہ کرشن یا دیگر کسی نبی کے بروز ہونے میں مسیح موعود اور دیگر انبیاء میں وہی فرق ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلعم میں اور دیگر انبیاء میں ہے اسکی مثال یوں ہے کہ بروز محمد صلعم ہونے میں تو آپ اس وارث بیٹے سے تشبیہ رکھتے ہیں جو اپنے باپ سے ہر ایک رنگ میں ملتا جلتا ہے اور ہر ایک کمال اپنا خود نہیں۔ بلکہ اپنے باپ سے حاصل کرتا ہے لیکن دیگر انبیاء کے بروز ہونے میں آپ اس شہنشاہ سے تشبیہ رکھتے ہیں۔ جو بذاتہ خود ایک شہنشاہ ہو لیکن صفات میں وہ کسی دوسرے شہنشاہ سے تشبیہ رکھتا ہو اور ہمرنگ ہو۔ پس بروز محمد صلعم ہونے میں آپ بالواسطہ ہیں اور بروز انبیاء ہونے میں آپ براہ راست ہیں۔ یہی ایک وجہ ہے کہ مسیح موعود نے حضرت نبی کریم صلعم کے بالمقابل اپنے نفس کو پیش نہیں کیا۔ بلکہ اپنے آپکو بروزی وجود قرار دیا ہے۔ لیکن دوسرے انبیاء کے مقابل جب اپنے آپکو پیش کیا ہے تو بڑے زور سے اپنے آپکو ان پر فضیلت کلّی قرار دی ہے۔

اعتراض۔ حضرت صاحب نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۴ میں لکھا ہے کہ "ہر ایک نبی کا ایک بعث ہے لیکن ہمارے نبی کریم صلعم کے دو بعث ہیں۔ اور اسپر نص قطعی آیت کریمہ وآخرین منہم دلالت کرتی ہے۔" لیکن برخلاف اسکے یہ مانی ہوئی بات ہے کہ حضرت عیسے بھی دوبارہ آئینگے۔ اور دیگر انبیاء بھی بعض وقت دوبارہ آئے۔ مثلاً حضرت الیاس کا یوحنا کی بروزی صورت میں دوبارہ آنا وغیرہ وغیرہ۔ پس اس صورت میں حضرت نبی کریم کے دو بعث ہونے میں کوئی خصوصیت نہ رہی۔

جواب۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصل بروز کے طور پر دوبارہ آئے ہیں۔ اور دیگر انبیاء مثیل ہونے کے طور پر دوبارہ آئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مورد بروز کوئی ایسا شخص نہیں

جسکا کمال اپنے طور پر ہے بلکہ ایسا وجود ہے جس کا تمام کمال اپنے طور سے نہیں بلکہ اسی میں ہو کر اور اسی میں فنا ہو کر حاصل کردہ ہے لیکن یہ بات دوسرے بروز میں پائی نہیں جاتی۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ آجتک ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ کہ ایک نبی کا بروزی طور سے دوبارہ آنا ایسے شخص پر موقوف کیا گیا ہو۔ جو اول اسکے فیض سے پرورده ہو اور اسکا ہر ایک کمال اپنے طور سے نہیں بلکہ صاحب بروز سے پایا ہو۔ پس اس صورت میں اصلی اور حقیقی معنوں میں آنحضرت صلعم کے ہی دو بعث ماننے پڑے نہ کہ کسی اور نبی کے۔ کیونکہ وہ بروز اس شعر کے مصداق ہے کہ من تو شدم تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی۔ تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری"۔ وہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی لئے مقدر ہے۔ کسی اور نبی کو ہرگز ہرگز یہ مرتبہ حاصل نہیں کہ اسکا کوئی بروز امتی سے فیضیافتہ ہو کر اسکا مورد بروز ہو اسلئے کوئی نبی اس بات کا مستحق نہیں کہ کہا جاوے کہ اسکے لئے دو بعث مقدر ہیں۔ سوائے حضرت نبی کریم کے۔

اعتراض۔ کہا جاتا ہے کہ مسیح موعود خود بھی آخرین منہم میں داخل ہے اور مسیح موعود کی جماعت بھی۔ پس اس سے مسیح موعودؑ کا صرف صحابی ہونا لازم آیا۔ نہ کہ محمدؐ رسول اللہ صلعم۔

جواب۔ ایک دفعہ نہیں بلکہ کروڑہا دفعہ اس امر کا اعلان ہو چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود والہ جہین شان میں نازل ہوئے ہیں فیض لینے میں تو وہ امتی ہیں اور صحابہ کی جماعت میں داخل ہیں لیکن فیض دینے میں وہ نبی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی شان رکھتے ہیں۔ اور مسیح موعود کی جماعت صحابہ کی جماعت نہیں کہلا سکتی۔ جبتک مسیح موعود کو محمد رسول اللہ صلعم کی ہی شان میں مانا نہ جاوے۔ چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "مسیح موعود کی جماعت خدا کے نزدیک صحابہ ہی کی ایک جماعت ہے اور اس نام رکھنے میں کچھ فرق نہیں۔ اور یہ مرتبہ مسیح موعود کی جماعت کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک نبی کریم انکے درمیان دسی قدسی قوت اور روحانی افاضہ کے ساتھ موجود نہ ہوں جیسا کہ صحابہ میں موجود تھے یعنی مسیح موعود کے واسطہ سے کیونکہ وہ نبی کریم کا مظہر اور آنجناب کے لئے حلہ کی مانند ہے"۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۹۹)

پس آیت آخرین منہم جہاں مسیح موعود کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استاد اور شاگرد کی نسبت ظاہر کرتی ہے وہاں اسکی جماعت کو صحابہ کی جماعت قرار دیکر مسیح موعود کو آنحضرت صلعم کی حقیقت کا مظہر تام پیش کرتی ہے پس اس امر کو خوب ہی یاد رکھنا چاہیئے کہ مسیح موعود صرف امتی نہیں بلکہ نبی بھی ہیں۔ صرف جمالی نہیں بلکہ آنحضرت صلعم بھی ہیں صرف خلیفہ نہیں بلکہ خود صاحب خلفاء بھی ہیں صرف قمر نہیں بلکہ شمس

بھی ہیں صرف غلام احمد نہیں بلکہ احمد بھی ہیں صرف فیضیافتہ نہیں بلکہ فیض دہندہ بھی ہیں پس مسیح موعود غلام احمد ہونے میں تو امتی ہیں اور آنحضرت صلعم کے صحابہ میں داخل ہیں لیکن احمد ہونے میں وہ محمد ثانی ہیں۔ (دیکھو ایک غلطی کا ازالہ) اور اپنے اندر بغیر فرق ایک ذرہ کے حقیقت محمدیہ من وعن رکھتا ہے

اعتراض۔ آیت آخرین منہم بتلا رہی ہے کہ کوئی دوسری امت تبدیل ہونے والی نہیں رسول اللہ صلعم کے بعد آنے والے محمدی سلسلے آخری ہیں اور مسیح موعود کی جماعت بھی آخری ہے

جواب۔ گویا معترض کے نزدیک آخرین منہم میں منہم کی ضمیر تمام افراد امت کی طرف راجع ہے نہ کہ صرف صحابہ کی طرف ہذا بہتان عظیم حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "آیت ممدوحہ بالا یعنی و آخرین منہم میں یہ تو نہیں فرمایا کہ و آخرین من الامۃ بلکہ یہ فرمایا و آخرین منہم اور ہر ایک جانتا ہے کہ منہم کی ضمیر اصحاب رض کی طرف راجع ہے لہذا وہی فرقہ منہم میں داخل ہو سکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہو اور خدا نے میرا نام محمد و احمد رکھا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز مجھے ہی قرار دیا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۶۶)

پس منہم سے تمام افراد امت کو مراد لینا درحقیقت قرآن شریف میں تحریف کا مرتکب ہونا ہے بلکہ منہم سے صرف صحابہ ہی مراد ہیں

اعتراض۔ اگر مسیح موعود نے محمد رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تو اس سے آپ کی شان کچھ بڑھ نہیں گئی کیونکہ ایسا دعویٰ پہلے اولیاء نے بھی کیا ہے۔

جواب۔ یہ محض غلط اور سراسر غلط ہے کہ کامل بروز محمد صلعم ہونے کا دعویٰ آج تک کسی ولی یا مجدد یا محدث یا قطب یا غوث نے کیا ہو لیکن اگر کسی نے اپنے آپ کو محمد و احمد کہا تو اس سے اس کا دعویٰ شرعاً متحقق نہیں ہو سکتا مسیح موعود کا دعویٰ تو نص صریح آیت کریمہ و آخرین منہم سے متحقق ہے پس حضرت مرزا صاحب کا محمد رسول اللہ صلعم ہونا منصوص ہے برخلاف ہر ایک ایسے مدعی کے جس نے اپنے دعوے کے لئے کوئی نص صریح پیش نہیں کی

اعتراض۔ کیا صرف ایک ہی بروز محمد صلعم ہونا مقدر ہو چکا ہے یا کسی اور کا بھی

جواب۔ ایک اور صرف ایک یعنی مسیح موعود ہی صرف وہ بروزی وجود ہے جس کا وعدہ قدیم سے دیا گیا ہے چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "بجز بروزی وجود کے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے کسی میں یہ طاقت نہیں۔ جو کھلے کھلے طور پر نبیوں کی طرح خدا سے کوئی علم غیب پاوے اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اس لئے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی" (ایک غلطی کا ازالہ ص۱۱)

اس حوالہ سے جہاں ایک طرف مسیح موعود کی نبوت کی خصوصیت ثابت ہوتی ہے وہاں دوسری طرف یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بجز بروزی وجود کے اور کوئی نبی کہلا نہیں سکتا۔ پس چونکہ صرف ایک ہی موعود بروزی وجود ہے یعنی مسیح موعود لہٰذا صرف ایک ہی نبی کہلانیکا مستحق ہے اور یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ ایک اور صرف ایک ہی بروز محمد صلعم ہونیکا مستحق قرار دیا گیا ہے چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔ "ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا۔ اب بجز اس کھڑکی کے اور کوئی کھڑکی نبوت کے چشمہ سے پانی لینے کے لئے باقی نہیں۔" پھر فرمایا۔ "ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے جیسا کہ وہ آیت اٰخرین منہم سے ظاہر ہے۔" پھر فرمایا۔ انا اعطیناك الکوثر میں ایک بروزی وجود کا وعدہ دیا گیا (ایک غلطی کا ازالہ صـ۱۲) پس چونکہ مسیح موعود ہی وہ بروزی وجود ہے جسکا وعدہ قرآن شریف اور قدیم سے دیا گیا ہے اسلئے صرف مسیح موعود ہی مخصوص ہے جو کہ نبی اور رسول کہلا سکتا ہے اور اگر دوسرے اولیاء ابدال اور مجددین وغیرہ بھی مسیح موعود کی طرح نبی اور رسول کہلا سکتے ہیں تو پھر لامحالہ وہ بھی بروز محمد صلعم ہونگے اس صورت میں کثرت کا ہونا لازم آیا حالانکہ قرآن شریف میں کثیر بروزی وجودوں کا ذکر نہیں بلکہ ایک اور صرف ایک کامل بروزی وجود کا ذکر ہے جسکا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود ہے۔

اعتراض۔ مسیح ابن مریم کے ابن اللہ ہونے میں اور مرزا غلام احمد کے محمد رسول اللہ صلعم ہونے میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ حضرت مسیح ابن مریم حقیقت الہیہ کے مظہر تام نہ تھے لیکن مسیح موعود حقیقت محمدیہ کے مظہر تام تھے اصل حقیقت یہ ہے کہ مجاز دو طرح سے ہوتا ہے ایک مجاز حقیقی اور دوسرے مجاز غیر حقیقی۔ حقیقی مجاز کی تو مثال یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی بیویاں ہماری مائیں ہیں حالانکہ وہ حقیقتاً ہماری مائیں نہیں۔ نہ ہی انہوں نے ہمیں جنا نہ ہی انہوں نے ہمیں دودھ پلایا ہے لیکن شرعاً وہ مائیں ہیں اور باوجود ہماری حقیقی اور اصلی مائیں نہ ہونے کے اپنے اندر وہی حقیقت اور حیثیت رکھتی ہیں جو کہ ہماری اصلی حقیقی مائیں رکھتی ہیں لیکن مجاز غیر حقیقی میں یہ بات پائی نہیں جاتی جیسے کہ ہم کسی بوڑھی عورت کو اپنی ماں کہدیں تو اس سے وہ شرعاً ہماری ماں نہیں کہلا سکتی۔ سو یہی حال حضرت مسیح ابن مریم اور حضرت مسیح موعود میں ہے حضرت مسیح ابن مریم مجاز غیر حقیقی کے رنگ میں ابن اللہ تھے لیکن مسیح موعود حقیقت محمدیہ کے کامل بروز یا مظہر اتم تھے اسلئے وہ شرعاً محمد رسول اللہ صلعم کی ہی حقیقت اور حیثیت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ پس حضرت صاحب کے محمد رسول اللہ صلعم ہونے کو حضرت عیسیٰ کے ابن اللہ ہونے سے تشبیہ دینا غلط اور محض غلط ہے حضرت صاحب کے محمد رسول اللہ صلعم ہونے میں حقیقت شرعی مقصود ہے اور حضرت عیسے کے ابن اللہ ہونے

سو حقیقت معنوی مقصود ہو وہ مجاز حقیقی ہو اور یہ مجاز غیر حقیقی

اعتراض۔ کہا جاتا ہو کہ مسیح موعود نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرمایا ہو کہ "ظلی نبوت جس کے معنے ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا اسکا دروازہ قیامت تک کھلا ہو" ص۲۸ اور دوسری طرف فرمایا کہ "میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل ہو نہ کہ اصلی نبوت" ص۱۵۰ پس اس سے ثابت ہوا کہ مسیح موعود انہی معنوں میں نبی اور رسول تھے جن معنوں میں دوسرے اولیاء اور مجدد بھی نبی اور رسول کہلا سکتے ہیں۔

جواب۔ صفحہ ۲۸ کی عبارت میں نبوت کے معنے لکھے گئے ہیں نہ نبوت کی اصطلاح اور ہم مانتے ہیں کہ معنوں کے لحاظ سے جو نبوت ہے یعنی وحی پانا سو اسکا دروازہ قیامت تک کھلا ہے لیکن ہر ایک شخص جو وحی پاتا ہے وہ نبی نہیں کہلا سکتا ہے جیسا کہ فرمایا "اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہینگے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص کیا جاوے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاویں وہ نبی کہلاتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۳۹۰) پس نبی کہلانے کیلئے کثرت وحی اور کثرت اظہار امور غیبیہ شرط ہے اور یہ شرط باتمام و کمال صرف مسیح موعود میں متحقق ہو لہٰذا مسیح موعود کا ہی شرعی اصطلاح میں نبی کہلانا متحقق ہو سکتا ہے اور دوسرے کا لغوی معنوں میں نبی اور رسول ہونا پایا جاتا ہے اور علاوہ اسکے اگر مسیح موعود کی اس عبارت صفحہ ۲۸ والی سے یہی مراد ہے جو پیش کیا گیا ہے تو حضرت مسیح موعود صفحہ ۲۸ ہی کے حاشیے پر یہ نہ لکھتے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت کی وجہ سے ہزارہا اولیاء ہوئے اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہو اور نبی بھی۔" ص۲۸ حقیقۃ الوحی۔ پس یہاں پر صرف ایک کو نبوت تامہ سے مخصوص ٹھہرایا گیا ہے ہم مانتے ہیں کہ مسیح موعود کی نبوت گو ظلی ہی تھی یعنی فیض محمدی سے ہی تھی لیکن وہ اپنی کیفیت اور کمیت میں اس کمال کو پہنچ چکی تھی جس کمال پر جا کر ایک امتی کو نبی کہا جاتا ہے اسلئے آپکی نبوت نبوت ظلیہ کاملہ تھی اور آپ ہی ایسے فرد مخصوص ہیں جو نبی اور رسول کہلا سکتے ہیں۔ چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں "اور مسیح موعود کی نبوت ظلی ہے کیونکہ وہ بروز کامل ہونے کی وجہ سے نفس نبی سے مستفیض ہو کر نبی کہلانیکا مستحق ہو گیا ہے۔" اور یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ بروز کامل ہونا سوائے مسیح موعود کے اور کسی بھی فرد امت محمدیہ کے لئے مقدر نہیں لہٰذا نبی کہلانا بھی صرف مسیح موعود ہی کے لئے مخصوص ہے۔

اعتراض۔ آیت و آخرین منہم سے کہاں سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعود کے لباس میں محمد رسول اللہ صلعم بھی تھے۔

جواب از مسیح موعود "آیت وآخرین منہم سے ظاہر ہے کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض صحابہ پر جاری ہوا۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا × × × × اور افاضہ بغیر بعث غیر ممکن ہے اور بعث بغیر زندگی کے غیر ممکن ہے" پس اس صورت میں بروزی طور پر محمد رسول اللہ صلعم کا آنا ماننا پڑا (تحفہ گولڑویہ ص۹۶)

اعتراض۔ اگر محمد رسول اللہ صلعم کے بعد صرف ایک ہی فرد نبی کہلانے کے لئے مخصوص ہے تو خاتم النبیین کے کیا معنی ہوئے جس میں النبیین صیغہ جمع ہے اور دوسرے مماثلت سلسلہ موسویہ کی ثابت نہیں ہوتی اگر سلسلہ موسویہ میں بہت سارے انبیاء نہ ہوں

جواب۔ حضرت مسیح موعود گو وجود میں ایک ہیں مگر حیثیت میں شان میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی حیثیت اور حقیقت اپنے اندر رکھتے ہیں چنانچہ خدا نے فرمایا ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء جسکی نسبت مسیح موعود فرماتے ہیں "اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جسقدر نیک اور راستباز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایکہی شخص کے وجود میں انکے نمونے ظاہر کئے جائیں سو وہ میں ہوں" (براہین ص۹۰) اور نزول المسیح میں فرمایا۔ کہ "کل انبیاء (میرے آنے سے) اس امت میں پیدا ہوگئے" ص۳ گویا مسیح موعود کا وجود ایسے طور سے پیدا کیا گیا ہے جو ایک نہیں بلکہ بہت سے انبیاء کے وجود کا حکم اپنے اندر رکھتا ہے پس اسطور سے کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔ اصل بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کشف میں دیکھا کہ آپکے پیچھے ایک ہی صف میں اور ایک ہی وقت میں کل انبیاء نے نماز ادا کی۔ پس یہ کشف دلالت کر رہا ہے کہ آپکے بعد کل انبیاء علیہم السلام مبعوث ہونگے جو آپکے متبعین میں سے ہونگے لیکن ایک ہی صف اور ایک ہی وقت سے یہ امر ظاہر ہو رہا ہے کہ کل انبیاء کا آنا صرف ایک ہی وجود اور ایک ہی وقت میں ہوگا واذا الرسل اقتتت میں بھی یہ بتایا سو وہ مسیح موعود کے وجود سے پورا ہوا فالحمد للہ نیز یہ بھی یاد رہے کہ النبیین میں آپ سے پہلے انبیاء بھی شامل ہیں ان سب انبیاء کی نبوت بھی آپ ہی کی تصدیقی مہر سے ثابت ہوئی کیونکہ نہ انکی صحیح تعلیم ہمارے پاس موجود تھی نہ صحیح نشانات اور نہ صحیح کتابیں آپ ہی کی مہر نبوت سے انکی نبوت کی تصدیق ہوئی

اعتراض۔ کہا جاتا ہے کہ مسیح موعود کی نبوت کسبی تھی۔ وہبی نہ تھی۔

جواب۔ یہ محض افترا ہے نبوت کبھی کسبی نہیں ہو سکتی۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ اس موہبت کے لئے کونسا طریق استعمال ہوا۔ بیشک حضرت مسیح موعود کی نبوت براہ راست نہ تھی بلکہ بالواسطہ تھی۔ کیونکہ ایک طرف ختم نبوت کی وجہ سے بعد آنحضرت صلعم کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور دوسری طرف ایک نبی اللہ کا آنا مقدر ہو چکا ہے تا محمدی سلسلہ کا تقابل موسوی سلسلہ سے پورا ہو جاوے (تذکرۃ الشہادتین ص۴۳) پس اسلئے اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے (دیکھو ایک غلطی کا ازالہ ص۵ حاشیہ) پس مسیح موعود کی نبوت کسبی تو ہرگز ہرگز نہ تھی۔ بلکہ وہبی ہی تھی۔ ہاں ختم نبوت کا نشان قائم رکھنے کے لئے خدا تعالے نے نبوت کو آنحضرت صلعم کی پیروی

سے وابستہ کر دیا۔ مسیح موعود کا نبی ہونا گو بالواسطہ طریق سے ہے لیکن کسبی نہیں اور ہرگز نہیں۔ پس گو موجبات میں فرق ہے لیکن اصلیت اور حقیقت میں کوئی فرق نہیں۔

اعتراض۔ کیا حضرت مرزا غلام احمد صاحب ایسے بروز محمد صلعم تھے کہ انکے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔

جواب۔ بیشک وہ چونکہ حقیقت محمدیہ کے کامل بروز تھے اسلئے انکار بھی ویسے ہی ہے جیسے کہ حضرت نبی کریم کا خود۔ اور اگر حقیقت محمدیہ میں یہ داخل ہو کہ آنحضرت صلعم کا انکار کفر ہے تو پھر لامحالہ مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہوگا کیونکہ وہ "ہر ایک بات میں وجود محمدی میں داخل ہیں"۔ (نزول المسیح صفحہ ۳) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اور خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا۔ پس میں وہ مظہر ہوں۔ پس ایمان لاؤ اور کافروں سے مت ہو"۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۸)

خاتمہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ یہ عظیم الشان مضمون جس میں بڑے بڑے لوگوں نے ٹھوکر کھائی محض اسکے فضل و رحم سے مجھ ہیچمدان کو لکھنے کی توفیق عطا ہوئی۔ اس مضمون میں مسئلہ نبوت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہر پہلو میں مکمل بحث کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور حتی الوسع کوئی ایسے مقام کا حوالہ نہیں چھوڑا۔ جہاں حضرت اقدس نے اپنی نبوت کے مسئلہ پر روشنی ڈالی ہو۔ اسکے بعد اندرونی مخالفین کی طرف سے جو اعتراض کئے جاتے ہیں وہ بھی سب جمع کر کے انکا جواب دیدیا گیا ہے الحمد للہ کہ یہ رسالہ اب ایک مکمل شان میں نظر آتا ہے میں امید کرتا ہوں کہ احباب اسکی قدر کرینگے خود بڑے غور سے مطالعہ کرینگے اور اسکے بعد اسکی اشاعت میں سعی فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے خدا تعالےٰ انہیں توفیق بخشے فالحمد للہ رب العٰلمین

نوٹ۔ خاکسار اکمل نے بعض مقامات پر اس مضمون میں دخل دیا ہے اور چند اعتراضوں کے جواب اسمیں بڑھا دیئے ہیں یہ عرض کرنے کی کچھ ضرورت تو نہ تھی۔ مگر چونکہ ہر ایک کا مذاق جدا اور رنگ الگ ہے اسلئے ہو سکتا ہے کہ برادر سعید کے خلاف ذوق میں نے کچھ لکھدیا ہو اسکی ذمہ واری میرے اوپر ہی رہنی چاہیئے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن



سنہ ۱۹۱۵ء کی کافوری جنتری نہایت خوبصورت اعلیٰ درجہ کے چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور بلا قیمت ومحصولڈاک قدردانوں کے پاس بھیجی جاتی ہے اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر دس متفرق جگہ کے شریف پڑھے لکھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجدیئے۔ جنتری بوالیسی ڈاک آپکی خدمت میں روانہ کردیجائیگی۔

تندرستی کی گفتگو

امیر اپنی صحت کو درست رکھنے کے لئے امیر سے غریب تک فکر میں رہتے ہیں اور اپنی من مانی جیسی کچھ جیسی سوجھتی ہے ویسا ہی کرتے ہیں دولتمند گھی دودھ میوہ وغیرہ کھاتے ہیں اور قیمتی دوا کی تلاش کرتے ہیں غریب کم خرچ جڑی بوٹی اور چٹکلے کے کھوج میں رہتے ہیں۔ اس جاڑے کے موسم میں ایسے مقویات کا کھانا بھی نہایت مفید ہوتا ہے کیونکہ اس موسم میں ہر چیز مزاج کے موافق ہوتی ہے۔ اس فکر اور دقت کو دور کرنے کی نہایت ہی آسان ترکیب ہے جس میں نہ تو زیادہ پریشانی ہوتی ہے اور نہ بمقدار لیاقت کے باہر خرچ ہے وہ **ڈاکٹر ایس کے برمن کی مقوی باہ کی گولیاں ہیں۔** آپ بھی آزمائش کرکے دیکھئے یہ بھوک کو بڑھاتی ہیں اور خون کو نیا پیدا کرتی ہیں۔ جوانی کی بے اعتدالیوں کی وجہ جو خرابی ہو اور جوانی میں بڑھاپے کی سی حالت ہو یہ سب شکایتیں دور کرکے نیا خون اور نیا جوش پیدا کرتی ہیں۔

اگر آپ آزمائش کرنا چاہیں تو

ایک لفافے کے اندر دو پیسے کا ٹکٹ اور دس شریف پڑھے لکھے اشخاص کے نام و پورا پتہ لکھکر ساتھ ہی اس اشتہار کو بھیجدیئے **نمونہ مفت** بذریعہ ڈاک کے بھیجدیا جائیگا قیمت ۳۰ گولیوں کی ایک شیشی عہ محصولڈاک ۵؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ